538 ؛ 38-586

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝

کامل اسمِ حقانی

(جلد اوّل)

تصنیف و تالیف

پیر میر عزیز اللہ حقانی

ھدیہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۰ روپے

تبلیغ فنڈ ایک روپیہ

غارِ نور مخدوم پہاڑ۔ لانڈھی۔ کراچی نمبر ۲۲

۔۔(مطبوعہ جاوید پریس کراچی)

سے ہضم نہ کریں اس کے لئے مسلمانوں میں ایک بہتر باخبر جماعت ہر وقت قائم رہنی چاہیے جو مظلوم کی مدد کرے اور اسے اس کا حق دلائے نیز مظالم کے اثرات سے اسلام اور مسلمانوں کو پاک کرے۔ جہالت لہو و لہب لغویات اشیائے مشتبہات اور حرام کردہ امور کی مخالفت کرے اور مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق قائم کرے اور مسلمانوں کو آپس میں پھوٹ ڈالنے سے بچائے نیز مسلمانوں میں جا بجا شہر بہ شہر قصبہ بہ قصبہ انصاف پسند و اتفاق پسند اور سلوک پسند باخبر ہوشیار اور شریف شخصیتوں کی جماعت قائم کرے تاکہ وہ لوگ اپنی اپنی جگہوں میں فتنہ و فسادات کی جڑوں کو مٹاتے رہا کریں تاکہ گمراہی اور جہالت مسلمانوں میں پھیلنے نہ پائے اور شیطان و نفس کی پیروی اور غلبہ کا مسلمانوں میں رواج نہ پڑے۔

غرضیکہ اسلامی اصول اتنے بہتر اور ممتاز ہیں کہ اگر مسلمان ہو یہ ان کے موافق پورے طریقے سے چلیں تو تمام روئے زمین میں مسلمانوں سے بہتر کوئی شخص نہیں ہو سکتا اتفاق اور انصاف کی بدولت ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند صحابہ رض کے ساتھ اسلام کو چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے سنگدل لوگوں کے دلوں میں بٹھایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے اس نقشہ اور رویہ پر جو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے حاصل کیا اس پر عمل کرنے کی بدولت تمام دنیا میں اپنی شرافت، فضلیت، صحیح انسانیت انصاف و اخلاق کی مثال قائم کی اور تمام دنیا کو یہ ماننا پڑا اور اب تک مان رہی ہے کہ اسلام کے اصول لاثانی اور بے نظیر ہیں مگر یہ کہ ان پر صحیح عمل کرنے والے بہت ہی کم موجود ہیں بلکہ ان کا ملنا ہی مشکل ہے اسلام کے اکثر اصول دیگر بہت سی قوموں نے اختیار کئے ہیں لیکن نام اور نقشے کا رنگ کچھ اور ہی بنایا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ مسلمان تو نہیں ہے لیکن ان کے طرز و طریقے اخلاق اور شرافت کی دنیا میں بہت تعریف ہے اور مسلمان ان کے مقابلے میں بہت ہی پیچھے ہیں بلکہ اپنے صحیح اصولوں کو ترک کرنے کے سبب شرمندہ ہیں اسلام کا کونسا ایسا قانون ہے جو امن پسند اور فتنہ کو جڑ سے مٹانے والا نہ ہو مثلاً مسلمانوں میں انسان کے خون ناحق کے قصاص میں اگر قانون الٰہی کے موافق کسی کو سزا دیجائے یا کہ زانی کو سنگسار کیا جائے یا درے لگائے جائیں چور کے ہاتھ کاٹے جائیں رشوت خور کو پوری سزا دیجائے اور مظلوم کی صحیح فریاد رسی کی جائے تو پھر قوم مسلمان اور مملکت اسلامیہ کسی قدر پر امن اور پر سکون ہو سکتی ہے اور یقینی طور پر ایسی حالت میں جو مملکت یا قوم ان صفات کی حامل ہوگی اور قانون الٰہی کو رائج کرے گی تو تمام دنیا اس سے متاثر اور مانوس ہو سکتی ہے حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں بہت سی حکومتیں اور مختلف مملکتیں ہیں ہر حکومت اور ہر قوم یہی چاہتی ہے کہ اس قسم کے قانون اور طریقے اختیار کئے جائیں جس سے قوم اور ملک کو ہر طرح سے نفع پہنچے

Marfat.com

اور سکون ہو لیکن آج تک کوئی قوم یا کوئی مملکت سوائے قانون الٰہی کے اس قسم کی صورت قائم نہیں کر سکی کلام الٰہی کے قانون یعنی آئین نہایت ہی آسان اور دونوں جہانوں کے لئے نجات کا موجب ہیں لیکن لوگ وقتی طور پر انہیں سخت محسوس کرتے ہیں لیکن دراصل قانون الٰہی سخت اس وقت تک ہے جب تک کہ اس پر عمل نہ ہو اور جب اس پر ٹیڑے سے چھوٹوں تک عمل ہو اور اس کے سوا تمام طریقوں اور برائیوں کو انصاف کے ڈنڈے سے مٹایا جائے اور مٹا کر ان کو بالکل بھلا دیا جائے تو پھر قانون الٰہی سے زیادہ کوئی چیز آسان یا عیش سکون اور تسلی بخش نہیں ہے۔

مقصد یہ ہے کہ انصاف کی بے شمار قسمیں ہیں مثلاً اسلام کے کسی شہر یا قصبہ میں حکومت قائم کی جاتی ہے حکومت کو سنبھالنے اور نظام کو بہتر رکھنے کے لئے عوام اس لئے حکومت کے اہل کار آفیسران نیز فوج و پولیس کے اخراجات برداشت کرتے ہیں کہ وہ بے فکری سے اپنے کام کاج اور کھانے کمانے میں مصروف رہیں اور مذکورہ ذمہ داران و محافظان مملکت اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سرانجام دیتے رہیں گے یعنی بیرونی مملکتوں کے دباؤ اور حملہ آوری سے اپنے ملک کو محفوظ رکھیں گے اپنے ملک اور قوم میں شر پسندوں ظالموں اور غاصبوں سے وقت ضرورت مظلوموں کی مدد کریں گے قوم اور اسلام کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے بچاتے رہیں گے آپس کے فسادات، نزاع نا اتفاقی کو دور کرتے رہیں گے تاکہ اس تھوڑی سی محافظوں کی جماعت، وہ ان کے اخراجات کو برداشت کرنے کی وجہ سے عوام راحت میں رہیں غرض کہ انہی مذکور مقاصد کے لئے تنظیم یعنی حکومت قائم کیجاتی ہے اور اس کا قائم کرنا فرض ہے اگر اس کے برعکس حکمران صاحبان نے انصاف کو قائم نہ رکھا یعنی اگر کسی ظالم شخص نے کسی مظلوم کا حق دبایا یا کسی نے قتل و غارت کی یا کوئی بے حیائی کا کام کرے اور اسکی شکایات آنے پر ذمہ دار اشخاص یعنی آفیسران و محافظ صاحبان نے کوئی تحقیق اور احتیاط سے کام نہ کیا بلکہ بجائے احتیاط اور تحقیق کے اپنے مفاد اور مقصد کے پورا کرنے کی فکر میں رہے اور جس طرف سے اپنے مفاد و مقصد کو دیکھا اور پایا اس طرف کو ہی جھک گئے چاہے کوئی روتا چلاتا ہی کیوں نہ رہے تو اس صورت میں ذمہ دار شخص نے خلقت یعنی عوام کو دو طرف سے نقصان پہنچایا یعنی ایک طرف سے وہ جو اسے عوام کی طرف سے اجرت ملتی ہے اور دوسری طرف عوام کے حق میں انصاف کے خلاف چل کر حاصل کیا اور مظلوم کو دبایا لہٰذا عوام کو اس حکومت کے قائم کرنے میں کیا فائدہ اور حکومت کے واجب ہونے کا کیا مقصد؟

مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکومت کا سلسلہ اس لئے پسند فرمایا اور حکومت تب ہی بہتر ہے جب کہ

Marfat.com

دنیا میں امن وامان اور انصاف قائم رہے اور کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے مصیبت زدہ مظلوم کی پوری فریاد رسی کیجائے ورنہ اس کے سوا اگر حکومت ان مقاصد کو قائم نہ کرسکے تو وہ قوم کے لئے اپنے ہاتھوں لایا ہوا دوہرا وبال اور عذاب ہے لہٰذا برادران اسلام ہر قوم کو دیکھیں کہ اپنے اپنے مذہب کے موافق احکامات کو بہتر بنانے کی کوشش میں ہے لیکن ہمارے مذہب میں احکامات تو اللہ کی مہربانی اور احسان سے تمام کے تمام بہتر اور مضبوط ہیں ہی لیکن ہمیں ان احکامات کو صرف عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے اہل کلمہ مسلمان شخص کے لئے حکومت اور قوم کی محافظت کا جو صحیح مقصد ہے اس طرح سے کام کو سرانجام دیں اور جس کے ذمہ جو کام اللہ، اللہ کے رسول اور قوم کی طرف سے عائد ہے وہ اسے صحیح اور اچھی طرح سرانجام دے تاکہ ہمارے ملک وقوم اور اسلام میں امن وسکون قائم ہوجائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہر شخص حاکم اور امیر ہے یعنی بادشاہ عوام کا امیر ہے اور اس طرح یکے بعد دیگرے وزیر امیر، رئیس، عالم اور درویش غرضیکہ ہر شخص اپنی اپنی جماعت کا امیر ہے یہاں تک کہ مرد عورت اپنے گھر کے امیر اور حاکم ہیں اور قیامت کے دن ان سب کو اپنے کام وعہدے اور ماتحت جماعت کے جائز ناجائز کے متعلق سوال وجواب ہوں گے اور جس نے جو بھی اچھا برا حق وناحق یعنی انصاف یا بے انصافی کی ہوگی اسے پورا اجر ملے گا جس نے تمام امور میں پورا انصاف کیا ہوگا تو وہ نجات پاکر جنتوں میں داخل ہوگا اور جس شخص نے بے انصافی کی ہوگی اسے اس کے عوض جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔

ناظرین حضرات سے گزارش ہے کہ اس وضاحت کے چند حروف کا مطالعہ فرماکر ذیل میں پہلے آیات قرآنی اور پھر احادیث نبوی ﷺ کا مطالعہ کریں اللہ اور اللہ کے رسول کے ارشادات کو سمجھنے کی خوب کوشش کریں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے سلسلے میں انصاف اخلاق اور اتفاق کی حد سے زیادہ کوشش کریں دین اسلام کا سرچشمہ انصاف ہے اگر مسلمان انصاف کی قدر کریں اور انصاف پر چلیں تو کبھی کسی نقصان یا زوال کے شکار نہیں ہوسکتے ان امور پر خود عمل کریں پھر اپنے اہل وعیال عزیز واقارب اور دوست واحباب تک پہنچانے کی کوشش کریں اور جہاں تک ممکن ہو انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

(فقط دعاگو عزیز اللہ حقانی)

Marfat.com

سورۃ البقرۃ پ ۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ
اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے آزاد کے بدلے آزاد
بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ
غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت۔ جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دی
بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۭ
جائے تو اسے بھلائی کے پیچھے لگنا چاہیے اور آسانی کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ تمہارے رب کی طرف
فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۷۸ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ
سے یہ تخفیف اور رحمت ہے۔ اس کے بعد بھی جو سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہوگا عقلمندو! قصاص میں
حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۷۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
تمہاری زندگی ہے اس باعث تم قتل ناحق سے ڈرو گے ایمان والو جب تم آپس میں ایک
تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ
دوسرے سے میعاد مقرر پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور لکھنے والے کو چاہیے کہ
كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ
تمہارا یہ کام عدل سے لکھے۔ کاتب کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے خدا نے اسے سکھایا ہے
وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ
وہ بھی لکھ دے اور جس کے ذمہ حق ہو وہ لکھوائے اور اپنے اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے
فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ
کچھ گھٹائے نہیں جس شخص کے ذمہ حق ہے وہ اگر نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو
هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ
اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوائے اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو اگر دو مرد نہ ہوں
فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ
تو ایک مرد اور دو عورتیں جنھیں تم پسند کرو گواہوں میں سے
اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ
تاکہ ایک کی بھول چوک کو دوسری یاد دلا دے گواہوں کو چاہیے کہ جب

Marfat.com

إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْـَٔمُوٓا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰٓ أَجَلِهِۦ
وہ بلائے جائیں تو انکار نہ کریں قرض کو جس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو اسے لکھنے میں کاہلی
ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَـٰدَةِ وَأَدْنَىٰٓ أَلَّا تَرْتَابُوٓا۟ إِلَّآ
نہ کرو۔ خدا کے نزدیک یہ بات بہت انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی زیادہ درست رکھنے والی اور شک و شبہ سے بھی
أَن تَكُونَ تِجَـٰرَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
بچانے والی ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ معاملہ تو تجارت کی شکل کا ہو۔ جو آپس میں تم لین دین کر رہے ہو
أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوٓا۟ إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۖ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ
تو تم پر اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ خرید و فروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو نہ
وَإِن تَفْعَلُوا۟ فَإِنَّهُۥ فُسُوقٌۢ بِكُمْ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۗ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱللَّهُ ۗ
تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو۔ اور اگر تم یہ کرو تو یہ تمہاری کھلی نافرمانی ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ تعالیٰ
وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾ خ
تمہیں تعلیم دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے

سورۃ آل عمران پ ۴

وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ أَن يَغُلَّ ۚ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ ۚ
ناممکن ہے کہ نبی سے خیانت ہو جائے۔ ہر خیانت کرنے والا خیانت کو لئے ہوئے قیامت کے دن
ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦١﴾ خ
حاضر ہوگا پھر ہر شخص کو اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے

سورۃ النساء پ ۴

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَـٰعِفْهَا وَيُؤْتِ
بیشک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہو تو اسے دوگنی کر دیتا ہے۔ اور خاص اپنے
مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا۟ ٱلْأَمَـٰنَـٰتِ
پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم کرتا ہے کہ امانتیں والوں کی امانتیں انہیں
إِلَىٰٓ أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُوا۟ بِٱلْعَدْلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ
پہنچا دو اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ
نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ إِنَّا
تعالیٰ کر رہا ہے بے شک اللہ تعالیٰ سنتا اور دیکھتا ہے یقیناً ہم

Marfat.com

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ
نے حق کے ساتھ آپ کیطرف کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ آپ لوگوں میں اس چیز کے ساتھ انصاف
وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
کریں جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شناسا کیا ہے خیانت کرنیوالوں کا حمایتی نہ بنیں اللہ سے بخشش مانگتے رہیں بیشک اللہ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ
تعالیٰ بخشش کرنیوالا مہربانی کرنیوالا ہے اور ان کی طرف سے جھگڑا نہ کریں جو خود اپنی ہی خیانت کرتے ہیں وہ بار
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ
گناہگار اللہ تعالیٰ کو اچھا نہیں لگتا۔ لوگوں سے تو چھپ جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ
وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ
سے نہیں چھپ سکتے۔ وہ راتوں کو جبکہ اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ باتوں کے مشورے کرتے ہیں اس وقت بھی
الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ
اللہ ان کے پاس ہوتا ہے۔ ان کے تمام اعمال کو وہ گھیرے ہوئے ہے۔ خبردار تم ہو وہ لوگ جو دنیا میں
عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ان کی حمایت کرتے ہو لیکن خدا کے سامنے قیامت کے دن ان کی حمایت کون کرے گا۔ وہ کون ہے جو
اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ
ان کا وکیل بن کر کھڑا ہو سکے گا۔ اور جو برا کام کرے یا اپنا ہی نقصان کرے
ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا
پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔ اور جو گناہ کرے
فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ
تو اس کا وبال اسی پر ہے اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ اور جو
يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا
خطا یا گناہ کرے پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگا دے تو اس نے بہتان اور
وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ
کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لادا۔ اور اگر آپ پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی
طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
تو ان کی ایک جماعت نے تو ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کو بہکا دیں وہ بہکا نہیں رہے مگر اپنے آپ کو اور
يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ
آپ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور آپ کو
مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ
وہ سکھایا ہے جو آپ نہ جانتے تھے اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے۔ ان کی اکثر
فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ
سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہاں جو شخص خیرات یا نیک کام یا لوگوں میں
اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ
صلح کرانے کا حکم دے اور جو شخص اللہ کی رضا مندی کے لئے یہ کام کرے
نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
اسے ہم بڑا اجر دیں گے۔ اور جو شخص باوجود راہ راست کے ظاہر ہو جانے کے
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى
رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ کے سوا چلے ہم اسے اسی طرف لے جائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا
وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ
اور جہنم میں ڈالیں گے جو بدترین جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشتا کہ
يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
اس کے ساتھ شریک کیا جائے اور شرک کے سوا جو چاہے بخش دیتا ہے جو شخص اللہ کے ساتھ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ
شرک کرے وہ بہکا ہوا دور کی گمراہی میں ہے۔ یہ اللہ کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں
وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ
اور پکارتے ہیں صرف سرکش شیطان کو۔ جس پر اللہ کی لعنت ہے اس نے کہا تھا
لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ
کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لوں گا۔ اور میں ضرور انہیں بہکاؤں گا اور ضرور انہیں
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ
آرزوؤں میں الجھاؤں گا اور ضرور انہیں حکم دوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان پھاڑیں
خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ
اور ضرور انہیں حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت بگاڑیں جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو
خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ
دوست بنائے وہ صریح نقصان میں پڑا۔ وہ ان سے وعدے کرتا ہے اور آرزوؤں میں الجھاتا ہے اور شیطان
اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا
ان سے جو وعدے کرتا ہے وہ سراسر دھوکہ ہے۔ ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے جس سے وہ
مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ
کہیں بھاگ نہیں سکتے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہم انہیں ایسے باغوں میں
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ
لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہے
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ
اور اللہ سے زیادہ سچی بات کس کی ہو سکتی ہے۔ نہ تو تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے
اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ
اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر جو شخص برا کام کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا
اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ
نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار۔ اور جو شخص نیک کام کرے گا مرد ہو
اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان پر ذرا ظلم نہ کیا جائے گا
نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
اور کون شخص دین میں بہتر ہے اس شخص سے جس نے اپنا منہ اللہ کے سامنے جھکا دیا اور وہ
مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ
نیکوکار ہے اور ابراہیم حنیف کے دین کا پیرو ہے اور اللہ نے ابراہیم
خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ
بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ
ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں
يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ
ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور جو کچھ تم پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں
الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
فتویٰ دیتا ہے جنہیں تم وہ نہیں دیتے جو ان کا مقرر حق ہے اور تم ان سے نکاح کرنا
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ
چاہتے ہو اور بے بس بچوں کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور یہ کہ یتیموں کے ساتھ انصاف
وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ
پر قائم رہو اور تم جو بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ اگر کوئی عورت
خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ
اپنے خاوند کی بدسلوکی یا بے رخی کا خوف کرے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ
يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ
آپس میں کوئی صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے۔ طبیعتوں میں بخل رکھا گیا ہے
الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے
خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ
خبردار ہے۔ اور تم سے یہ ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں میں پورا پورا انصاف کرو اگرچہ
حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ
تم چاہو پس بالکل ایک ہی طرف نہ جھک پڑو کہ دوسری کو بیچ میں لٹکتی چھوڑ دو اور اگر
تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ
تم صلح کر لو اور پرہیزگاری کرو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر
يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا
دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی کر دے گا اللہ تعالیٰ وسعت والا
﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا
حکمت والا ہے۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہم نے
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
تاکید کی ہے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور تمہیں بھی کہ اللہ سے ڈرتے رہو
وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ
اور اگر تم کفر کرو تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور
اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
اللہ بے پروا اور خوبیوں والا ہے۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ
اور اللہ کارساز کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو اے لوگو تمہیں لے جائے اور
بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ
دوسروں کو لے آئے اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ جو شخص دنیا کا بدلہ چاہتا ہو
ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ
اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا بدلہ ہے اور اللہ
اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ
سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اے ایمان والو انصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور
بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ
خوشنودی خدا کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ دار
اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى
عزیزوں کے وہ شخص اگر امیر ہو تو اور فقیر ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے۔ سو تم خواہش نفس
اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلوتہی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ
خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ
اس سے پورا طرح باخبر ہے۔ تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں تو کہہ کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے

Marfat.com

اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ
اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کے لئے اس کے چھوڑنے کا
وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا
آدھا ہے اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کی اولاد نہ ہو پس اگر بہنیں دو ہوں تو
الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ
کل چھوڑے ہوئے کا دو تہائی لے گا اور اگر کئی شخص ہیں اس مالک کے مرد بھی اور عورتیں بھی
مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ
تو مرد کے لئے حصہ ہے مثل دو عورتوں کے۔ اللہ تمہارے لئے بیان فرما رہا ہے کہ ایسا نہ ہو تم بہک جاؤ
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ خ

اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے

سورۃ المائدۃ پ ۷

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۚ وَلَا
اے ایمان والو تم اللہ کے لئے حق پر قائم ہو جاؤ راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے
يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۚ اِعْدِلُوْا ۚ هُوَ اَقْرَبُ
بن جاؤ۔ کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کرے۔ عدل کیا کرو جو
لِلتَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ
پرہیزگاری سے متصل ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ انجیل والوں
اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ
کو بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انجیل میں فرمایا ہے اس کے مطابق حکم کریں جو خدا
اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۚ وَمَنْ
کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ بدکار فاسق ہیں۔ کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟
اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔ مسلمانو! تم خود اپنے تئیں
عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ اِلَى اللّٰهِ
راہ راست پر قائم رکھو جب تم راہِ راست پر چلو تو بہکنے والے کافر تم پر نہیں تم سب کو لوٹ کر اللہ ہی کی طرف

مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ۱۰۵ خ

جانلے تم جو کچھ کرتے ہے ۔ سب کچھ وہ تم کو بتا دے گا ۔

سورہ الاعراف پ ۹ خ

وَمِنْ قَوْمِ مُوسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ ۱۵۹

قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کی رہبری کرتی ہے اور حق کے ساتھ انصاف و عدل کرتی ہے

سورہ المومنون پ ۱۸

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ

ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ۶۲ خ

ان کے اوپر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا

سورہ قصص پ ۲۰

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى

آخرت کا بھلا گھر ہم ان ہی کے لئے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی

الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۸۳ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ

چاہت رکھتے ہیں ۔ پرہیزگاروں کے لئے نہایت ہی عمدہ انجام ہے جو شخص نیکی لائے گا اسے اس

فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ

سے بہتر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسی بداعمالی کرنے والوں کو ان کے انہی اعمال کا بدلہ دیا

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۸۴ خ

جائے گا جو وہ کرتے تھے ۔

سورہ ابراہیم پ ۱۳

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ

آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے تاکہ ہر شخص کو اپنے کئے ہوئے کام کا پورا پورا بدلہ دیا جائے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ۲۲ خ

اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ۔

سورہ الحجرات پ ۲۶

وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ

اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دو پھر اگر ان دونوں میں

بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ

سے ایک دوسری پر زیادتی کرے تو تم سب اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی

فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ ۹

لمرف لوٹ آئے ۔ اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کرنے رہا کرو اللہ تعالےٰ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

انصاف کرنیوالے کو دوست رکھتا ہے یاد رکھو سارے ایمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرادیا کرو اور

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ۱۰ ع

خ اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ قَالَتْ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا لِمَكَانٍ كَانَ يَذْبَحُ فِيْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے نذر مانی ہے کہ آپ جب جہاد سے واپس تشریف لائیں تو آپ کے سامنے میں دف بجاؤں آپ نے فرمایا تو اپنی نذر پوری کر (ابوداؤد) رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اس عورت نے یہ بھی کہا کہ اور میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں فلاں فلاں مقام پر جہاں ایام جاہلیت میں لوگ قربانی کیا کرتے تھے ۔ ذبح کروں ۔ آپ نے پوچھا کہ کیا اان مقامات میں جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی ۔ عورت نے عرض کیا نہیں پھر آپ نے پوچھا کیا ان مقامات میں ایام جاہلیت کے اندر کوئی میلہ لگتا تھا ۔ عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کر

۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ

حضرت جابر عبداللہؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے

Marfat.com

رَجُلاً قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَأْنَكَ إِذًا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ

دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں نے خداوند عزوجل سے یہ نذر مانی ہے کہ جب اللہ تم مکہ فتح کرادیگا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھونگا آپ نے فرمایا اسی جگہ نماز پڑھ لے اس نے پھر یہی عرض کیا آپ نے پھر یہی فرمایا اسی جگہ نماز پڑھ لے تیسری مرتبہ اس کے عرض کرنے پر آپ نے فرمایا اب تو جہاں تیرا جی چاہے نماز پڑھ

(ابوداؤد۔ دارمی)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ خداوند تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں تو اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے۔ مگر ان تین باتوں میں سے ایک بات پر اس کا خون بہانا جائز ہے۔ ایک تو جان کے بدلے جان یعنی وہ اگر کسی کو مار ڈالے تو اسکے بدلے میں اس کا قتل جائز ہوگا۔ دوسرے شادی شدہ آزاد و مکلف

مسلمان کا زنا کرنا۔ اس کو سنگسار کرنا روا ہے تیسرے ترک مذہب اور اپنی جماعت سے علیحدہ ہونے والا یعنی مرتد کا قتل بھی جائز ہے۔

(بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ سب سے پہلے لوگوں کو جن معاملات میں حکم سنائے گا وہ خون (یعنی قتل کے معاملات ہوں گے

(بخاری و مسلم)

Marfat.com

۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَّمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کسی معاہد کو قتل کریگا (یعنی اس کافر کو جس سے جنگ نہ کریگا عہد کیا گیا ہو) وہ جنت کی بو بھی نہ پائے گا اور جنت کی بو چالیس برس کے راستے تک پہنچتی ہے (بخاری)

۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا۔ اس کو دوزخ میں بھی گرایا جاتا رہے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ اور جس شخص نے زہر کھا کر اپنی جان دی دوزخ کے اندر زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے وغیرہ کے کسی ہتھیار وغیرہ سے مار ڈالا۔ اس کا ہتھیار دوزخ کے اندر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس کو اپنے پیٹ کے اندر بھونکے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کو گلا گھونٹ کر مار ڈالے وہ دوزخ میں بھی اپنا گلا گھونٹے گا اور جو اپنے آپ کو نیزہ مار کر مریگا وہ دوزخ میں اپنے آپ کو نیزہ ماریگا (بخاری)

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِهَا فَجِيْءَ بِالْيَهُوْدِيِّ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۸ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر پتھر پر رکھ کر دوسرے پتھر سے اس کو کچل ڈالا۔ لڑکی سے پوچھا گیا تجھ کو کس نے مارا ہے فلاں شخص نے یا فلاں شخص نے جب اس یہودی کا نام اس کے سامنے لیا گیا تو لڑکی نے سر کے اشارے سے یہودی کو بتلایا۔ یہودی کو نبی صلعم کی خدمت میں لایا گیا۔ یہودی نے جرم کا اعتراف کیا۔ آخر رسول اللہ صلعم کے حکم سے اس کا بھی سر پتھروں سے کچلا گیا۔ (بخاری، مسلم)

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۹ حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ اگر آسمان اور زمین والے دونوں کسی مسلمان کے قتل میں شریک ہوں تو خداوند تعالےٰ ان سب کو دوزخ کی آگ میں الٹا ڈالے گا (ترمذی)

عَنْ اَبُو الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْ مَنْ يَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا سَقَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ

۱۰ حضرت ابو الدرداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ سے امید ہے کہ ہر گناہ کو وہ بخش دے مگر اس شخص کا گناہ نہیں بخشا جائے گا جو شرک کی حالت میں مرے یا کسی مسلمان کو جان سے مارڈالے۔ (ابو داؤد)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَامُ الْحَدُّ وَدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ

۱۱ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مسجدوں میں شرعی حدود (سزا) کو قائم نہ کیا جائے اور قصاص نہ لیا جائے۔

بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

۱۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْتَدُّ الْاَبُ مِنَ ابْنِهٖ وَلَا يُقْتَدُّ الْاِبْنُ مِنَ اَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ

۱۳ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ

۱۴ وَعَنْ عَمْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا

باپ سے اولاد (قتل کے) بدلے میں نہ لی جائے۔ (ترمذی۔ دارمی)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سراقہ بن مالک نے بیان کیا ہے میں نبی صلعم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ بیٹے سے اس کے باپ کا قصاص لے رہے تھے اور رسول اللہ صلعم باپ سے بیٹے کا قصاص نہ لیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت حسن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو قتل کریگا ہم اس کے بدلہ میں اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کے اعضا کاٹے ہم اس کے اعضا کاٹیں گے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اس کو خصی کریں گے۔

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص جان بوجھ کر کسی کو مار ڈالے تو قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا جائے خواہ اس کے بدلے میں اس کو مار ڈالیں اور خواہ اس سے خون بہا لے لیں اور خون بہا قتل کا سو اونٹنیاں ہیں جن میں سے تیس اونٹنیاں دو برس کی ہو کر تیسرے سال میں لگی ہوں اور جو تین برس کی ہو کر چوتھے سال میں لگی ہوں اور

عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

پانچویں سال میں لگی ہوں اور چالیس اونٹنیاں جس امر پر فیصلہ کرلیں اور صلح کرلیں (یعنی اگر اس سے کم پر راضی ہو جائیں تو وہی قاتل پر واجب ہوگا ترمذی

وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَؤُ دِمَاءَهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے سب مسلمان (خواہ وہ شریف ہوں یا رذیل چھوٹے ہوں یا بڑے، عالم ہوں یا جاہل) قصاص اور دیت (خون بہا) میں برابر ہیں اور مسلمانوں میں سے اگر کوئی معمولی سے معمولی آدمی بھی کسی سے عہد کرے تو اس عہد کو پورا کیا جائے اور اگر کسی دور کے رہنے والے مسلمان نے اگر کسی سے کوئی معاہدہ کیا ہو تو اس کو توڑا نہ جائے اور تمام مسلمان غیر مسلموں کے مقابلے میں ایک ہاتھ (یعنی ایک متحد جماعت) کا حکم رکھتے ہیں خبردار کسی کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اس شخص کو جو اپنے عہد و ضمان میں ہے۔ جب تک وہ عہد و ضمان میں رہے (ابوداؤد۔ نسائی) اور ابن ماجہ نے یہ حدیث ابن عباس سے نقل کی ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجِرَاحَةُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلٰثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرت ابوشریح خزاعیؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اپنے کسی عزیز کے قتل ناحق کی مصیبت میں مبتلا ہو یا زخم کی صیبت میں (یعنی اس کا کوئی عزیز مارا گیا ہو یا اس کا کوئی عضو کاٹا گیا ہو) تو وہ ان تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کرسکتا ہے۔ اگر وہ ان تین باتوں سے زیادہ چوتھی بات کا خواستگار ہو تو اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی اس کو منع کردو) اور وہ تین باتیں یہ ہیں یا تو وہ بدلہ لے (یعنی خون کا بدلہ خون) یا معاف کردے اور یا خون بہا قبول کرے پھر اگر

ان باتوں میں سے کوئی سی بات کو اختیار کر لیا اس کے بعد اس نے زیادتی کی یعنی دوسری چیز کا مطالبہ کیا تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ (دارمی)

۱۷ وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمَدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهٗ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت طاؤس ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص مارا جائے اندھا دھند (مثلاً) پتھروں کی لڑائی میں یا کوڑوں اور لکڑیوں کے بل وغیرہ میں اور قاتل کا پتہ نہ ہو، تو یہ قتل۔ قتل خطا ہے اور خون بہا اس کا قتل خطا اور خون بہا ہے اور جو شخص قصداً مارا جائے یہ قتل قصاص کو واجب کرتا ہے اور جو شخص قصاص لینے میں حائل و مزاحم ہو اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے اور غضب الٰہی ہے اس کے فرض قبول کئے جائیں گے اور نہ نفل (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۸ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ

حضرت سعید بن سیبؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک شخص کے قتل کے بدلہ میں پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا تھا یہ سب لوگ اس کے قتل میں شریک تھے اور انھوں نے دھوکہ دیکر اس کو قتل کیا تھا اور قتل کے بعد فرمایا اگر اس شخص پر صفا والے سب کے سب حملہ کرتے یا قاتلوں کی مدد کرتے تو میں صفا کے سارے لوگوں کو قتل کروا دیتا (مالک) بخاری نے یہ روایت ابن عمر سے نقل کی ہے

۱۹ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِيْ

حضرت ابی بکرؒ بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے یمن کے باشندوں کے نام ایک خط لکھا۔ جس میں یہ الفاظ بھی تھے جو شخص

Marfat.com

كِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ تُؤَدِّيْهِ اِلَّا اَنْ يَّرْضَى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَفِيْهِ فِيْ نَفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَفِي الْاَلْفِ اِذَا وُجِبَتْ جَدَعُهُ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَنْسَابِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِيْ كُلِّ اَصْبُعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ وَاللَّيْثِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَفِي الْعَيْنَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ

قصداً کسی مسلمان کو مار ڈالے تو یہ اس کے ہاتھوں کے فعل کا قصاص ہے مگر جبکہ مقتول کے وارث خون بہا پر راضی ہو جائیں۔ اور اس نامہ میں یہ الفاظ بھی تھے کہ عورت کے بدلے مرد کو قتل کیا جائے اور اس والا نامہ میں یہ بھی تھا کہ جان کا خون بہا سو اونٹ ہے۔ اور جن کے پاس زر نقد ہو اس پر ہزار دینار اور اگر کسی کی پوری ناک کاٹ لی جائے تو پورا خون بہا یعنی سو اونٹ ہیں اور سارے دانتوں کے توڑے جانے کا بھی خون بہا پورا ہے یعنی سو اونٹ۔ اور ہونٹوں کے کاٹے جانے پر بھی پوری دیت (خون بہا) ہے اور خصیوں کے کاٹے جانے کا بھی پورا خون بہا ہے اور ایک پاؤں کے کاٹ ڈالنے کی بھی پوری دیت ہے۔ اور آنکھوں کے پھوڑ ڈالنے یا نکال دینے کا بھی پورا خون بہا ہے۔ اور ایک پاؤں کے کاٹ ڈالنے یا توڑ ڈالنے پر آدھا خون بہا ہے۔ اور سر کی جلد کو زخمی کرنے پر تہائی خون بہا ہے اور پیٹ کے زخمی کئے جانے کی تہائی دیت ہے۔ اور جس زخم میں ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو پندرہ اونٹ واجب ہیں اور ہاتھوں اور پاؤں کی ہر ایک انگلی کے کاٹے جانے کا معاوضہ دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کا معاوضہ پانچ اونٹ ہیں (نسائی۔ دارمی اور مالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک آنکھ کا خون بہا پچاس اونٹ ہیں اور ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کا خون بہا پچاس اونٹ ہیں اور اس زخم کا خون بہا جس میں ہڈی نکل آئی ہو یا ملا جائے گی ہو پانچ اونٹ ہیں۔

Marfat.com

۲۰ وَعَنْ عَمْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَاِذَا جَاءَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَعَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ بِمِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم قتل خطا کا خون بہا لینے والوں پر چار سو دینار یا اس کے مساوی قیمت چاندی مقرر فرماتے تھے۔ یہ خون بہا اونٹوں کی قیمت کے موافق مقرر کیا تھا۔ پھر جب اونٹوں کی قیمت زیادہ ہوگئی تو خون بہا کی رقم میں بھی اضافہ ہوا اور جب اونٹوں کی قیمت کم ہو جاتی تو خون بہا کی رقم میں بھی کمی کر دی جاتی اور رسول اللہ صلعم کے زمانے میں خون بہا کی رقم چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہنچ گئی تھی۔ اور اس کے مساوی چاندی کی رقم آٹھ ہزار درہم تک راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے گایوں والوں پر خون بہا کی دو سو گائیں مقرر کی تھیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں۔ اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ خون بہا مقتول کے وارثوں کی میراث ہے اور حکم دیا رسول اللہ صلعم نے کہ خون بہا اس کے عصبوں کے درمیان تقسیم کیا جائے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہوتا (یعنی مقتول کے مال میں سے)

(ابو داؤد۔ نسائی)

۲۱ وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم

Marfat.com

عَقْلُ شِبْهِ الْعَمَدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد کا خون بہا سخت ہے مثل قتل عمد کے لیکن شبہ عمد کے قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔ (ابو داؤد)

وَعَنْهُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

۲۲ حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے آپ کو طبیب بتلائے اور اس کا طبیب ہونا معلوم نہ ہو وہ فن طب میں مہارت نہ رکھتا ہو (اس لئے) ہاتھ سے اگر کسی کو نقصان پہنچائے تو وہ ضامن ہوگا اس نقصان کا (ابو داؤد، نسائی)

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلَاثًا ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِيْ الْخَطَاءِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۲۳ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ شبہ عمد کا خون بہا تین قسم کے اونٹ ہیں تینتیس اونٹنیاں وہ جو چوتھے سال میں لگی ہوں اور تینتیس اونٹنیاں وہ جو پانچویں برس میں لگی ہوں اور چونتیس اونٹنیاں وہ جو چھٹے برس میں لگی ہوں آٹھ برس تک کی جو لوین برس میں لگی ہوں اور یہ سب حاملہ ہوں اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ قتل خطا کا خون بہا چار قسم کے اونٹ ہیں پچیس تین تین برس کی پچیس چار چار برس کی پچیس دو دو برس کی اور پچیس ایک ایک برس کی (اور یہ سب اونٹنیاں ہوں) (ابو داؤد)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۴ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے چارپایوں کو زخمی کر دینا معاف ہے کان کی چوٹ یا زخم معاف ہے اور کنوئیں میں گر کر مرنا یا کنواں کھودنے میں ہلاک ہو جانا معاف ہے۔

(یعنی ان کا خون بہا نہیں) (بخاری و مسلم)

۲۵ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِيْ الْعَاضِّ فَاَسْقَطَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت یعلیٰ بن امیہؓ کہتے ہیں سنین عسرہ میں (جنگ تبوک میں) میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ لڑنے گیا۔ میرا ایک نوکر تھا وہ ایک آدمی سے لڑ پڑا۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا۔ ان میں سے ایک نے جب اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ سے نکالا تو اس کے دانت گر پڑے وہ نبی صلعم کے پاس گیا تاکہ اس کا معاوضہ دلوائیں آپؐ نے فرمایا کیا وہ اپنے ہاتھ کو تیرے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تو اس کو اونٹ کی طرح چباتا رہتا (بخاری و مسلم)

۲۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ وَلَمْ تَاْذَنْ لَهٗ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص جس کو تو نے اجازت نہیں دی ہے تیرے گھر میں جھانکے اور تو اس کے کنکری مارے اور اس کنکری سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں یعنی کوئی تاوان نہیں (بخاری و مسلم)

۲۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَضَعَهَا وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے تو ملائکہ اس پر لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ اس لوہے کو نہ رکھ دے اگرچہ وہ اشارہ کرنیوالا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو (بخاری)

۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو مارتے تو اس

Marfat.com

فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ
اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے چہرے کو بچائے اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے آدم کو اپنی شکل و صورت پر پیدا کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

۲۹ حضرت سعید بن زید کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دین کی حفاظت میں مارا جائے شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

قسامت کا بیان

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْدَأِ الْكُبْرَ

۳۰ حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر میں آئے اور دونوں کھجور کے درختوں میں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ عبداللہ بن سہل کو کسی نے مار ڈالا۔ سہل کے بیٹے عبدالرحمٰن اور ابن مسعود کے بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقتول کی بابت گفتگو شروع کی۔ سب سے پہلے عبدالرحمٰن نے گفتگو کا آغاز کیا جو سب سے چھوٹے تھے نبی صلعم نے فرمایا بڑائی کا لحاظ بڑے کی (یعنی پہلے بڑے آدمی کو بولنے دے اس کی بڑائی کا ادب کر) اس حدیث

Marfat.com

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِيْ لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْاَكْبَرَ تَكَلَّمُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ قَتِيْلَكُمْ اَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ فِيْ اَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَمَا هُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ بِمِائَةِ نَاقَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے ایک راوی یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ تم میں سے کوئی بڑا آدمی گفتگو کرے۔ چنانچہ اس نے گفتگو کی۔ نبی صلعم نے اس کے جواب میں فرمایا تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کے خون بہا کے اس وقت مستحق ہوگے۔ جبکہ تم میں سے پچاس آدمی حلف اٹھائیں۔ اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس واقعہ کا ہم کو قطعاً علم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تو پچاس یہودی قسم کھا کر تم کو اس سے بری کر دیں گے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو کافر ہیں قسم کھا جائینگے اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے اپنی طرف سے ان کو خون بہا دے دیا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلعم نے یہ فرمایا تم پچاس قسمیں کھاؤ اور اپنے مقتول کا خون بہا پانے کے مستحق ہو جاؤ۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے اپنے پاس سے سو اونٹ خون بہا میں ادا کر دیئے۔

(بخاری و مسلم)

۳۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ ایمان اچانک قتل سے منع کرتا ہے۔ مومن آدمی اچانک کسی کو قتل نہ کرے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ مجھ سے (زنا کی بابت) حکم حاصل کر لو (ہاں) مجھ سے (ان کی بابت) حکم لے لو۔ خداوند تعالیٰ نے عورتوں کے لئے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے۔ کنواری عورت اگر کنوارے مرد سے

Marfat.com

عَامٍ وَالثَّيِّبِ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

زناکرے تو اس کے تئیں درّے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد اگر شادی شدہ عورت سے زناکرے تو سو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیا جائے (دونوں کو)

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

۳۳ حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے تم آپس میں اپنی حدود (یعنی شرعی سزاؤں) کو معاف کر دیا کرو۔ اس سے پہلے کہ ان کی خبر مجھ تک پہنچے لیکن جب واقعہ مجھ تک پہنچ جائے گا تو سزا واجب ہو جائے گی (ابوداؤد۔ نسائی)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

۳۴ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے باعزت لوگوں کی خطاؤں (یعنی بھول چوک) کو معاف کر دیا کرو۔ لیکن شرعی حدود کو معاف نہ کرو۔ (ابوداؤد)

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يَرْفَعْ وَهُوَ اَصَحُّ

۳۵ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دور کرو حدود کو مسلمانوں سے جب تک ممکن ہو۔ اگر ذرا سا بھی کوئی موقع بچاؤ کا نکل آئے تو اس کو (یعنی مسلمانوں کو) چھوڑ دو اس لئے کہ امام (حاکم) کا معاف کرنے میں غلطی کرنا سزا میں غلطی کرنے سے بہتر ہے (ترمذی)

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

۳۶ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں رسول اللہ

Marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

صلعم نے فرمایا ہے۔ قریب اور بعید (یعنی قریب کے رشتہ داروں اور دور کے رہنے والوں) سب میں الٰہی حدود کو جاری کرو اور اس میں ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرو (ابن ماجہ)

۳۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا خدائی حدود میں سے کسی ایک حد کا جاری کرنا بہتر ہے۔ اس سے کہ چالیس رات برابر قہر خدا کی شہروں میں بارش ہوتی رہے۔ (ابن ماجہ)

۳۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم سے پوچھا گیا درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کی بابت، آپؐ نے فرمایا جو شخص پھلوں کو اس وقت چرائے جبکہ ان کو درختوں سے توڑ کر جمع کر لیا گیا ہو اور ان پھلوں کی قیمت ایک ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے۔ (ابو داؤد۔ نائی)

۳۹ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

حضرت خزیمہؓ بن ثابت کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس شخص نے کوئی گناہ کیا اور اس کو اس کی سزا دی گئی تو وہ سزا اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (شرح السنہ)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُّوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۴۰ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ عادل ومنصف حاکم خدا کے ہاں نور کے ممبروں پر اور خدا کے داہنے ہاتھ پر ہوں گے اور خدا کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ ہاں وہ عادل حاکم جو اپنے احکام میں اپنے اہل میں اور اپنی ولایت و حکومت میں عدل کرتے ہیں۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَاوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ

۴۱ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ بادشاہ زمین میں خدائے تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ کے بندوں میں سے ہر مظلوم بندہ اس کے ہاں پناہ حاصل کرتا ہے پھر جب وہ عدل وانصاف کرتا ہے تو اس کو ثواب ملتا ہے اور رعیت پر اس کا شکر واجب ہوتا ہے اور جب ظلم کرتا ہے اس پر گناہ ہوتا ہے اور رعیت پر صبر لازم ہوتا ہے (بیہقی)

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ

۴۲ حضرت عمر بن خطاب کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خدائے تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے خدا کے بندوں میں سب سے بہتر عادل اور نرمی کرنے والا حاکم ہے اور بدترین شخص سختی کرنے والا ظالم حاکم ہے (بیہقی)

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ

۴۳ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اللہ ہوں کوئی معبود میرے سوا عبادت کے قابل نہیں میں بادشاہوں کا مالک ہوں۔ اور بادشاہوں کا

Marfat.com

قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّاْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ اَكُفِيَكُمْ مُلُوْكَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ

بادشاہ ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ بندے جبکہ میری اطاعت کرتے ہیں پھیر دیتا ہوں میں بادشاہوں کے دلوں کو ان کی طرف رحمت و شفقت کے ساتھ۔ اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں۔ تو میں بادشاہوں کے دلوں کو ان کے لئے بنا دیتا ہوں سخت و غضبناک پھر جب برے بادشاہ ان کو بڑی سزا دیں تو اس وقت وہ اپنے آپ کو بادشاہوں کے لئے بد دعا میں مشغول نہ کریں بلکہ میرے ذکر میں مشغول ہوں اور عاجزی و زاری کریں تاکہ میں تمہارے بادشاہوں کے شر سے تم کو بچاؤں (حلیۃ)

حکمرانی کرنے اور حکمرانی سے ڈرنے کا بیان

۴۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قضا کا منصب تین قسم کا ہوتا ہے جن میں سے ایک جنت میں اور دو دوزخ میں جاتے ہیں جنت میں وہ حاکم جائیگا جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا اور جس نے حق کو پہچانا اور فیصلہ میں ظلم کیا وہ دوزخ میں جائے گا اور جس نے لوگوں کے درمیان اپنی جہالت سے فیصلہ کیا اور حق کو نہ پہچانا وہ بھی دوزخ میں جائے گا۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

۴۵ وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ

حضرت ابن موہب کہتے ہیں کہ عثمان بن عفانؓ

عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اَنْتَ
بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوْ لَتُعَافِيَنِّيْ يَا
اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ
مِنْ ذَالِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ
يَقْضِيْ قَالَ لَانِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ
فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا
فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذَالِكَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَزِيْنٍ
عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ
لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا اَقْضِيْ
بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَاِنَّ اَبَاكَ
كَانَ يَقْضِيْ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ لَوْ
اُشْكِلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اُشْكِلَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَاَلَ جِبْرِيْلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنِّيْ لَا اَجِدُ
مَنْ اَسْاَلُهُ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ
عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيْمٍ وَسَمِعْتُهُ
يَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ
وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تَجْعَلَنِيْ

نے ابن عمرؓ سے فرمایا لوگوں کے درمیان حکم
کرو (یعنی قاضی و حاکم بن کر) ابن عمرؓ نے کہا
امیر المومنین مجھ کو تو اس کام سے معاف رکھئے
عثمانؓ نے کہا کہ تم اس کو کیوں بُرا سمجھتے ہو۔
حالانکہ تمہارے والد حکومت کرتے تھے یعنی ایام
خلافت کے سوا بھی ابن عمرؓ نے کہا اس لئے
کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا ہے جو
شخص حاکم یا قاضی ہو اور انصاف کے کام کرے
اس کو مناسب ہے کہ وہ اس منصب سے علیحدہ
ہو جائے (یعنی برابر برابر چھوٹ جائے کہ اس سے
نہ کوئی فائدہ حاصل کرے اور نہ نقصان نہ
ثواب پائے اور نہ عذاب) اس کے بعد حضرت
عثمانؓ نے ان سے اس معاملہ میں کوئی گفتگو نہیں
کی (ترمذی) اور رزین کی روایت میں جو نافعؒ سے
منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمر نے حضرت عثمانؓ
سے عرض کیا اے امیر المومنین میں دو آدمیوں
پر بھی حکومت نہیں کروں گا۔ حضرت عثمانؓ نے
فرمایا تمہارے والد تو حکم کرتے تھے۔ عرض کیا
میرے والد کو اس معاملہ میں جو دشواری پیش
آتی تھی رسول اللہ صلعم سے دریافت کر لیا کرتے
تھے اور رسول اللہ صلعم کو دشواری پیش آتی
تھی تو آپ جبرئیل سے دریافت فرمایا کرتے تھے
لیکن میں کس سے دریافت کروں گا اور میں
رسول اللہ صلعم سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود

Marfat.com

قَاضِيًا فَاَعْفَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا

اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگی۔ اس نے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور یہ شان ہے کہ جو شخص خدا کے ذریعہ پناہ مانگے اس کو پناہ دو۔ اور میں خدا کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں۔ اس بات سے کہ تم مجھ کو قاضی مقرر کرو۔ عثمانؓ نے ابن عمرؓ کو معاف کر دیا اور فرمایا کسی کو اس سے آگاہ نہ کرنا یعنی حکومت قبول نہ کرنے کے لئے مصائب تھے ورنہ اور لوگ بھی آمادہ نہ ہوں گے)

نزاعی معاملات اور شہادتوں کا بیان

۴۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ شَرْحِهِ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَاءَ فِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيِّ وَالْيَمِيْنَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ.

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ اگر لوگوں کو محض دعوے ہی پر اشیاء کا مدعی دے دیا جائے تو بہت سے لوگ اپنے آدمیوں کے خون اور مال کا دعویٰ کریں لیکن مدعیٰ علیہ قسم بھی ہے یعنی مرف مدعی کا بیان ہی کافی نہیں ہے بلکہ مدعا علیہ سے قسم بھی لینا ضروری ہے (مسلم) اور بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مدعی کے ذمہ گواہ ہیں اور قسم اس شخص پر ہے جو انکار کرے۔

۴۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَسْتَطِعُ بِهَا مَالَ اِمْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جو شخص قسم کھائے کسی چیز پر مفید ہو کر یعنی حاکم کی عدالت میں محبوس ہو کر اور وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو کہ اس حلف سے کسی مسلمان کا مال حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن خدائے تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ خدائے تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں آیت نازل فرمائی ہے

Marfat.com

وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا (بخاری ومسلم)

۴۸ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے اس کے لئے خدائے تعالیٰ نے دوزخ کو واجب کر دیا اور جنت اس پر حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہی ہو۔ فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

۴۹ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ میں ایک انسان ہوں اور تم اپنے جھگڑے کر میرے پاس آتے ہو اور تم میں سے ممکن ہے بعض شخص ایسا ہو جو دلیل کے ساتھ خوب تقریر کر سکے اور میں حکم دیتا ہوں اس بیان پر جو سنتا ہوں۔ پس وہ شخص جس کے حق میں فیصلہ کر دوں اور حقیقت میں وہ چیز جس کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے بھائی کی ہو تو وہ اس کو نہ لے۔ ایسی صورت میں گویا اس کے لئے دوزخ کی آگ کے ایک ٹکڑے کا فیصلہ کرتا ہوں (بخاری ومسلم)

۵۰ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ جو شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے پس وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور اس کو چاہئے کہ وہ

Marfat.com

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَأْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں دیکھ لے (مسلم)

حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تم کو بہترین گواہوں کا پتہ بتلا دوں۔ بہترین گواہ وہ ہیں جو درخواست کرنے سے پہلے گواہی دیں اور حق بات کہیں (مسلم)

۵۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِيْ مَوَارِيْثَ لَهُمْ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَا قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ وَاحِدٌ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا يَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَأْيِيْ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

حضرت ام سلمہؓ ان دو شخصوں کا واقعہ بیان کرتی ہیں جو اپنا معاملہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ میراث کا معاملہ تھا اور دونوں میں سے کسی کا کوئی گواہ نہ تھا۔ صرف دعوی ہی دعوی تھا۔ آپؐ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا تم میں سے میں جس کے لئے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں یعنی جس کے حق میں فیصلہ کیا گیا ہے وہ اس کا نہ ہو دوسرے کا ہو) تو میرا یہ فیصلہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہوگا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے یہ عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا حق میرے ساتھی کے لئے ہے یعنی میں اپنا دعوی ترک کرتا ہوں میرا حق بھی میرے ساتھی کو دے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں اس طرح نہیں۔ بلکہ تم دونوں اس چیز کو آپس میں تقسیم کرو۔ اور تقسیم کرنے میں انصاف کو پیش نظر رکھو اور پھر جب اس چیز کے دو حصے کر لو تو دونوں حصوں میں قرعہ ڈالو اور پھر تم میں سے ہر ایک۔ دوسرے کو اپنا وہ حق معاف کر دے جو اس کی طرف چلا گیا ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ حکم میں اپنی رائے سے کرتا ہوں اور اس معاملہ میں مجھ پر وحی نہیں اتری ہے۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلِّفْہُ اِحْلِفْ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مَا لَہٗ عِنْدَکَ شَیْءٌ لَیْسَ لِلْمُدَّعِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

۵۳ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اس شخص سے جس کو قسم دینے کا ارادہ تھا۔ فرمایا کہ تو اس طرح قسم کھا کر قسم کھاتا ہوں میں اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس بات پر کہ مدعی کا میرا کوئی حق نہیں ہے (ابو داؤد)

وَعَنْ خُرَیْمِ ابْنِ فَاتِکٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاکِ بِاللّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَیْمَنَ ابْنِ خُرَیْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَۃَ لَمْ یَذْکُرِ الْقِرَاءَۃَ

۵۴ حضرت خریم بن فاتکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے صبح کی نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر آپ کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے جھوٹی گواہی شرک باللہ کے برابر کی گئی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ فَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ یعنی بتوں کی پلیدگی سے بچو اور جھوٹ بولنے سے اور باطل سے حق کی طرف رجوع کرو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو (ابو داؤد ابن ماجہ۔ دارمی)

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَھَادَۃُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَۃٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْہِ وَلَا تَضِیْنٍ فِیْ وَلَاءٍ

۵۵ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ان لوگوں کی گواہی معتبر و جائز نہیں ہے (۱) خیانت کرنے والا مرد اور خیانت کرنے والی عورت (۲) جس شخص پر تہمت کی حد لگائی گئی ہو (۳) دشمن کی اگرچہ

Marfat.com

وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

بھائی ہو (۴) اس غلام کی جس کو کسی نے آزاد کر دیا ہو۔ اور وہ قبلے کہ دوسرے شخص نے اس کو آزاد کیا ہے (۵) اس شخص کی جو اپنے نسب کو دوسرے سے ملائے (۶) اس شخص کی جو گھر والوں کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہو۔ (ترمذی)

۵۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ وَلَا ظَنِينٍ وَلَا ظَنِينَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ خائن مرد اور خائن عورت کی شہادت جائز نہیں ہے۔ نہ زانی مرد اور نہ زانیہ عورت کی۔ نہ دشمن کی پر اور نہ اس شخص کی جو کسی کے ساتھ کھانے میں شریک ہو مثلاً غلام، خادم یا قریبی عزیز۔ (ابوداؤد)

۵۷ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ رَضِيتُ وَبِرَ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے دو شخصوں کے درمیان حکم دیا جس کے خلاف حکم دیا گیا تھا۔ اس نے واپس جاتے ہوئے کہا مجھ کو میرا اللہ کافی ہے۔ اور وہ بہترین کارساز ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا خداوند تعالیٰ عجز و نادانی پر ملامت کرتا ہے۔ تجھ پر ہوشیاری اور احتیاط لازم ہے۔ اگر (بایں ہمہ احتیاط و ہوشیاری) تو عاجز ہو جائے تو یہ کہہ مجھ کو میرا اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ (ابوداؤد)

عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ اِمْرَءَتَانِ مَعَهُمَا اِبْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَقَالَتْ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے دو عورتیں تھیں اور دونوں کے پاس ایک ایک بیٹا تھا بھیڑیا آیا اور ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ دونوں عورتوں میں اس پر جھگڑا ہوا۔ ہر ایک نے کہا تیرے بیٹے کو بھیڑیا لے گیا۔ دونوں عورتیں اپنا مقدمہ داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ داؤد علیہ السلام نے بڑی عمر کی عورت کو دلوایا۔ پھر یہ دونوں عورتیں سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں اور قصہ بیان کیا۔ سلیمان علیہ السلام نے کہا ایک چھری لاؤ میں لڑکے کے دو ٹکڑے کر دوں چھوٹی عمر کی عورت نے کہا خدا آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ لڑکا بڑی عورت ہی کو دے دیجئے اس کو مت مارئیے۔ آپ نے لڑکا چھوٹی عمر کی عورت کو دلوا دیا۔

بخاری و مسلم

۵۸

Marfat.com

حسنِ سلوک

حصّہ ھفتم

(بابُ سوم)

ذیل کے باب میں اسلام کے اندر مسلمانوں میں اتفاق، اخوّت، حسن سلوک اور امر بالمعروف کو قائم رکھنے کی تلقین ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا

یعنی جو شخص کسی نیکی اور بھلے کام کی سفارش کرے تو اسے بھی اس کا کچھ اجر ملے گا اور جو بدی اور برائی کی سفارش کرے اس کے لئے بھی اس میں سے ایک حصہ ہے اور وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا ان ہی الفاظ کو لوٹا دو یعنی اے وہ لوگو جو اللہ، اس کے رسولؐ، روز جزا، قبر، جنت اور جہنم پر ایمان رکھتے ہو اور درپیش آنے والی سختیوں کا احساس رکھتے ہو تو پھر دنیا میں عبادات اور اسلام میں خضوع و خشوع اخلاق، اتفاق اخوت اور امر بالمعروف کو اپنا شیوہ اور شغل بناؤ اے میرے بندو! بھلائی یہی نہیں ہے کہ تم مغرب کی طرف منہ کرو یعنی صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ حج، جہاد کے فریضوں کو ہی ادا کرو اگر عبادات میں خضوع و خشوع نہ ہو اخلاق کی کمزوری ہو اور مسلمانوں کی آپس میں صحیح اخوت نہ ہو تو پھر ایمان کامل نہیں ہو سکتا یعنی ان چیزوں کے ساتھ ساتھ جب تمہارا خلق خدا کے ساتھ اخلاق بہتر ہو تم لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرو ہر شخص سے کھلے دل کے ساتھ ملو اور ہر مسلمان کے ساتھ بہترین طریقہ سے سلام و کلام کرو امر بالمعروف کی تلقین کرتے رہو حرام سے روکتے رہو تب تمہارا ایمان کامل و بہتر ہو سکتا ہے پھر تمہارے ایمان میں طاقت پیدا ہو گی اور تمہارے اعمال میرے حضور میں پسندیدہ اور مقبول ہوں گے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ پاک کا ہم انسانوں پر بڑا ہی احسان و کرم ہے کہ معمولی سے انسان کے ساتھ اپنے ماں باپ سے زیادہ بہتر سلوک کرتا ہے اور اللہ پاک، عظمت والا نہایت ہی رحمٰن و رحیم اور عزیز ہے اس نے اپنی رحمت کو اپنے غضب پر غالب رکھا ہے اور اس نے اپنے اوپر رحم فرمانا واجب کیا ہے وہ بہت ہی بڑا ہر چیز پر غالب اور حکمت والا ہے ہر بڑائی اسے زیبا ہے اس کے سوا کوئی بڑائی کے لائق نہیں ہے۔

Marfat.com

اوراس کے سوا کسی کو بڑائی زیبا نہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ بندوں کے حالات سے آگاہ اور شہ رگ سے زیادہ نزدیک ہے مخلوق کی تمام ضروریات زندگی کو پورا فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی فریاد کو چاہے وہ کسی بھی زبان میں ظاہری طور پر یا دل سے، پکاریں پہنچتا ہے اور مدد فرماتا ہے وہ بڑائی تکبر غرور اور بے حیائیوں کو پسند نہیں کرتا وہ ہمیں آپس میں اخلاق، اتفاق اور اخوت سے رہنے سہنے کی تلقین فرماتا ہے غرض دنیا میں ترقی پذیر ہونے اور اعلیٰ درجات پر پہنچنے کا سب سے بڑا علم اخلاق اور اتفاق ہی ہے اگر کسی شخص کے پاس لاتعداد علم ہوں یعنی اس نے تمام دنیا کے علوم حاصل کئے ہوں اور تمام عمر تقاریر و تبلیغ پر صرف کی ہو لیکن پھر بھی وہ اتنا کام سرانجام نہیں دے سکتا جتنا کہ ایک بہت ہی معمولی سی تعلیم والا شخص اپنے تھوڑے سے وقت میں اتفاق و اخلاق کی بدولت سرانجام دے سکتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق و اتفاق کے ذریعے ہی اسلام کو پھیلایا اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام کو پہنچایا حضور کے بعد ان کے صحابہ کرامؓ تابعین تبع تابعین علمائے دین اور بزرگان دین نے اخلاق اور اتفاق کی بدولت ہی اسلام کو پھیلایا اور اپنے اپنے زمانہ میں امن کی مثالیں قائم کیں جس کا ثبوت تواریخ اور دیگر تصانیف سے ملتا ہے جیسے جیسے مسلمانوں میں اخلاق اور اتفاق کم ہوتا چلا گیا ویسے ہی ان میں تفرق و جماعت بندیاں اور گروہ بندیاں بڑھتی چلی گئیں یہاں تک کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی کہنے کے لئے تیار نہ رہا بلکہ اب تو یہاں تک حالت پہنچی ہے کہ مسلمان، مسلمان کو سلام کرنا اور سلام کا جواب تک دینا بھی گوارا نہیں کرتا مسلمان بھائی کے ساتھ ہمدردی یا مدد کرنا تو دور کی بات ہے بلکہ سیدھے منہ بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا اور یہی نااتفاقی خود پسندی اور مفاد پرستی ناراضگی الٰہی کا سبب بن رہی ہے جس کی وجہ سے کسی شخص کو سکون نصیب نہیں ہے دور و نزدیک ہر عزیز و غیر، اور ہر مسلم و غیر مسلم کا اتفاق ہمدردی اور سلام و کلام رکھنا تو بڑی بات ہے اپنے گھر کے افراد یعنی بیوی بچوں بہن بھائیوں اور والدین چچے بھتیجوں کا آپس میں اتفاق نہیں ہے کسی کا دل کسی سے مانوس نہیں ہے اگر ایک گھر میں دس اشخاص ہیں تو ہر ایک کی رائے اور مشورے جدا جدا ہیں یہ عذاب الٰہی اور قہر الٰہی کی علامات ہیں حقیقت میں یہ افراتفری اور آپس کی نااتفاقی بیماریوں میں سب سے بڑی بیماری ہے اور عذابوں میں سب سے بڑا عذاب ہے جس سے آدمی نہ جیتا ہے اور نہ مرتا ہے بلکہ دم گھٹ گھٹ کر اور جل جل کر مرجاتا ہے لہٰذا ناظرین حضرات کو اللہ اور رسول کی رضا حاصل کرنے اور بہترین دیندار بننے کی خواہش ہے تو اتفاق، اتحاد اور حسن سلوک کو اپنائیں اسے اپنا شیوہ بنائیں با اتفاق و با اخلاق شخص کے ساتھ خدا کی ساری خدائی ہوتی ہے اسے اللہ تعالیٰ

اس کے اخلاق کی وجہ سے کسی بھی سختی یا منزل میں گرنے نہیں دیتا اللہ تعالیٰ پر خلوص با اخلاق اور اتقاق پسند لوگوں کو ہی اپنے دین کی خدمات کے لئے چنتا ہے انہیں اپنی خلقت میں مقبول عام اور با عزت بناتا ہے ان چند حروف کا مطالعہ فرما کر ذیل میں پہلے ارشاد باری تعالیٰ اور پھر احادیث نبوی ؐ کا مطالعہ کریں اللہ اور اللہ کے رسول کے ارشادات پر غور کریں ان پر خود بھی عمل کریں اور دیگر اہل وعیال اور عزیز واقارب تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

(نقط دعاگو عزیز اللہ حقانی)

Marfat.com

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۚ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ سورہ البقرہ پ ۳
دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں سیدھی راہ ٹیڑھی راہ سے ممتاز اور روشن ہو چکی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے
بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ
سوا دوسرے معبودوں سے انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا کبھی نہ ٹوٹے گا
لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۵۶ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ
اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے نرم بات اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے
مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝۲۶۳ خ
جس کے بعد ایذا رسانی ہو۔ اللہ بے نیاز اور بردبار ہے
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ سورہ آل عمران پ ۴
خدا کی رحمت کے باعث تو ان پر نرم دل ہے اور اگر تو بدزبان اور سخت دل ہوتا تو یہ سب تیرے پاس سے
لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ
بھاگ کھڑے ہوتے تو ان سے درگزر کر اور ان کے لئے استغفار کر اور کام کا مشورہ کر پھر جب تیرا
فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝۱۵۹ خ
پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کر بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے
مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ سورہ النساء پ ۵
جو شخص کسی نیکی اور بھلے کام کی سفارش کرے اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا اور جو برائی اور بری کی
شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے بھی ایک حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت
شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝۸۵ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۗ
رکھنے والا ہے۔ اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہی
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝۸۶ خ
الفاظ کو لوٹا دو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۚ اُولٰٓئِكَ
جن لوگوں نے ایمان قبول کر کے نیک اعمال کئے۔ ناممکن ہے کہ ہماری طرف سے کسی پر وہ بوجھ [illegible]

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ
یہ لوگ جنتی ہیں اور ہمیشہ کے لئے اسی میں رہیں گے درگزر کرنے کا شیوہ اختیار
خ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝ ۱۹۹
کرلے نیکیوں کا حکم کرتا رہ اور نادانوں سے چشم پوشی کر
سورۃ توبہ پ ۱۰ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے مدد و معاون اور دوست ہیں یہ بھلائیاں سکھاتے ہیں اور برائیوں
يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ
سے روکتے ہیں ۔ نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں ۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ۔ اللہ اور اس کے رسول
خ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ۷۱
کی مانتے رہتے ہیں ۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ عزت و غلبہ والا حکمت و دانائی والا ہے
سورۃ النحل پ ۱۴ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۗئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى
اللہ تعالیٰ عدل کا بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں
عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ ۹۰ اُدْعُ
سے ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے ۔ وہ آپ تمہیں نصیحت کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو
اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ
اپنے رب کی طرف لوگوں کو حکمت والی دعا اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلاتا رہ اور ان سے بہترین طریقے
هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ
سے گفتگو کیا کر ۔ یقیناً تیرا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ
اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ ۱۲۵ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ
یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے ۔ اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر
وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ ۱۲۶ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ
کرلو تو بیشک صابروں کے لئے یہی بہتر ہے تو صبر کر بغیر توفیق خدا کے تو صبر
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ ۱۲۷ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
کر ہی نہیں سکتا تو ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہو اور جو مکر و فریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے تنگدل

Marfat.com

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝١٢٨

نہ ہو یقین مان کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا

اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو آس رکھتا ہے

فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝٢٨ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ

تو بھی تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے میرے بندوں سے کہہ دے کہ وہ بہترین بات

اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ

منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا رہتا ہے بیشک شیطان انسان کا

عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝٥٣

کھلا دشمن ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا

اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے

وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝٢٧

لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ

اور اگر وہاں تمہیں کوئی بھی نہ ملے تو بھی نہ جاؤ جب تک تمہیں اندر جانے کی اجازت نہ دی جائے

وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

لوٹ جانے کو کہا جائے تو تم لوٹ ہی جاؤ یہی بات تمہارے لئے بڑھنے والی ہے جو کچھ

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝٢٩ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے۔ ہاں غیر آباد گھروں میں جہاں تمہارا کوئی فائدہ یا اسباب ہو جانے

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا

میں تم پر کوئی گناہ نہیں تم جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو اور

تَكْتُمُوْنَ ۝٢٩ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ

اللہ کو سب کچھ معلوم ہے تم میں سے بے نکاح والوں کا نکاح کر دیا کرو

Marfat.com

وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انھیں
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ ۳۲ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى
امیر بنا دے گا ۔ اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے ۔ ان لوگوں کو پاکدامن رہنا چاہئے جو اپنا
يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ
نکاح کا بندوبست نہیں رکھتے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے ۔ تمہارے غلاموں میں سے جو کچھ تمہیں دیکر
اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۠ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ
آزادگی کی تحریر کرانی چاہے ۔ تو تم ایسی تحریر انھیں کر دیا کرو ۔ اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو ۔ اور
مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ
خدا نے تمہیں جو مال دے رکھا ہے اس میں سے انھیں بھی دو ۔ تمہاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا
تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ
چاہتی ہیں ۔ انھیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو جو انھیں مجبور کر دے
اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۳۳ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ
تو اللہ ان پر جبر کے بعد بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے ۔ ہم نے تمہاری طرف
اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً
کھلی اور روشن آیتیں اتار دی ہیں ۔ اور ان لوگوں کی کہاوتیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور پرہیزگاروں
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۳۴
کے لئے نصیحت

اُولٰۗىِٕكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
یہ اپنے کئے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا دوہرا اجر دیئے جائیں گے یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں ۔
السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ ۵۴ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا
اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے یہ بھی دیتے رہتے ہیں ۔ اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس
عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ
سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے تم پر سلام ہو ۔

سورۃ القصص پ ۲۰

Marfat.com

لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝۵۵

ہم جاہلوں کی ہمنشینی کے طالب نہیں

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا (سورۃ الاحزاب پ ۲۱)

لے پالکوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت کرکے بلاؤ۔ اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے پھر اگر تمہیں ان کے

اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

حقیقی باپوں کا علم نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔ تم سے بھول چوک سے جو کچھ ہو جائے

جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم قصد اور ارادہ دل سے کرو۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵

بخشنہار مہربان ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ پ ۲۴)

اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے؟ جو خدائے تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۳ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ

مسلمانوں میں سے ہوں۔ نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی برائی کو بھلائی سے دفع کر

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ

پھر تیرا دشمن ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست

وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝۳۴ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا

یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے

ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝۳۵ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

والوں کے اور کوئی نہیں پا سکتا۔ اور اگر شیطان کی طرف سے آ کوئی وسوسہ تجھے پہنچا تو اللہ کی پناہ

بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۶

یقیناً وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ پ ۲۵)

برائی کا بدلہ اس جیسی برائی ہے اور جو معاف کر دے اور صلح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے فی الواقع اللہ تعالیٰ

Marfat.com

لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ
ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد برابر کا بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر الزام کا
سَبِيْلٍ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝
کوئی راستہ نہیں ۔ اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ایک کام ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ سورہ الحجرات پ ۲۶
جو لوگ تجھے حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بالکل بے عقل ہیں ۔ اگر یہ لوگ
وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ
یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لئے بہتر ہوتا ۔ اللہ غفور
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ
و رحیم ہے ۔ اے ایمان والو کوئی جماعت دوسری جماعت سے مسخراپن نہ کرے ممکن ہے
يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا
کہ یہ اس سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں
مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ
اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو ایمان
الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
کے بعد گناہ گاری برا نام ہے ۔ اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں ۔
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ
اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک
لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
دوسرے کو پہچانو تو تمہارے جماعتیں اور قبیلے بنا دیئے ہیں اللہ کے نزدیک تم سب سے بہت بزرگ وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے یقین مانو
خَبِيْرٌ ۝
کہ خدا دانا اور باخبر ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ سورہ مجادلہ پ ۲۸
اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کھل کر بیٹھو تو تم جگہ کشادہ کر دو اللہ تمہیں کشادگی دے گا

Marfat.com

لَكُمْ ج وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو اٹھ کھڑے ہو جایا کرو۔ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں
وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ خ
اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کر دیگا۔ اللہ تعالیٰ ہر اس کام سے جو تم کر رہے ہو خوب خبردار ہے
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ط سورۃ الممتحنہ پ ۲۸
کیا عجب کہ قریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے اللہ کو سب
قَدِيْرٌ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ
قدرتیں ہیں۔ اللہ بڑا غفور الرحیم ہے جن لوگوں نے تم سے مذہبی لڑائی
لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ
نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے
وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ
سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان
عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جو تم سے مذہبی لڑائیاں لڑیں اور تمہیں نکالا ہے اپنے گھروں سے نکال دینے
وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ج وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ
والوں کی مدد کریں جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ قطعاً ظالم ہیں
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۹ خ

بے انصاف ہیں

اَحادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام میں حسن سلوک اور اکتفا کی تلقین

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

Marfat.com

قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ
فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ
ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ
سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ
اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ
فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہ تو صبح سے لیکر شام تک اس حال میں بسر کردے کہ
تیرے دل میں کسی سے کینہ اور کھوٹ نہ ہو تو ایسا ہی
کر۔ پھر آپ نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ ہی میرا طریقہ
اور سنت ہے۔ پس جس شخص نے میرے طریقے کو پسند
کیا اُس نے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت میں میرے
ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

۲ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو مسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میری سواری چلنے سے عاجز ہو گئی ہے آپ مجھ کو سواری عطا فرمائیے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں ایسا شخص اس کو بتلا دوں جو اس کو سواری دیدے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملیگا جتنا کہ اس نیکی کرنے والے کو (مسلم)

۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور البتہ بہت سے آدمی تمہارے پاس اطراف زمین سے علم دین سمجھنے آئیں گے تم ان کو بھلائی کی وصیت کرنا۔ (ترمذی)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ دو عادتیں ایسی ہیں جو منافق میں یکجا نہیں پائی جاتیں ایک

Marfat.com

وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ
اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاِتِّبَاعِ
الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ
السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارِ
الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا
عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ
وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ
الْحَمْرَآءِ وَالْقَسِّيِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ
فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ
فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ
فِيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ
اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ
فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ

تو خلق نیک اور دوسری دینی سمجھ
(ترمذی)

۵ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا حکم دیا ہم کو (۱) بیمار کی عیادت کا (۲) جنازہ کے ساتھ جانے کا (۳) چھینک کا جواب دینے کا (۴) سلام کا جواب دینے کا (۵) بلانے والے کی دعوت قبول کرنے کا (۶) قسم کھانے والے کی قسم کو سچ کرنے کا (۷) مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور منع فرمایا ہم کو (۱) سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲) ریشم پہننے سے (۳) سرخ زین پوش کو استعمال کرنے سے (۴) قسی کپڑے سے جو ریشم اور کتان سے ملا ہوا تھا (۵) چاندی کے برتنوں کو استعمال کرنے سے (۶) اطلس کے کپڑے استعمال کرنے سے (۷) ریشمی کپڑے کے استعمال سے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ منع فرمایا ہے حضور صلعم نے چاندی کے برتنوں میں پینے سے اس لئے کہ جو شخص دنیا میں چاندی کے برتن میں پیئے گا آخرت میں اس کو چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔
(بخاری و مسلم)

۶ حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مسلمان جب کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ہمیشہ بہشت کی میوہ خوری میں رہتا ہے (یعنی بہشت کی میوہ خوری کا اہل ہو جاتا ہے) جب تک وہ عیادت سے واپس نہ آئے
(مسلم)

۷ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے آدم کے

تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَا ابْنَ اٰدَمَ
مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ
کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ
قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا
مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ
لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهٗ یَا ابْنَ
اٰدَمَ اَسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ
قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ
اِسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ
تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ
اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ
یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ
قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ
فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ
لَوْ سَقَیْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ کَانَ اِذَا
شَکَی الْاِنْسَانُ الشَّیْءَ مِنْهُ
اَوْ کَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ
جُرْحٌ قَالَ النَّبِیُّ صلعم اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ

بیمار ہوا۔ لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی وہ
جواب میں کہے گا اے میرے پروردگار میں کس طرح تیری عیادت
کرسکتا تھا حالانکہ تو دونوں جہان کا پالنے والا ہے اللہ
تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھ کو یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور
تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر اس کی عیادت کرتا
تو مجھ کو اس کے پاس ہی پاتا یعنی میری خوشنودی تجھ کو
وہاں نصیب ہوتی پھر خداوند تعالیٰ پوچھے گا۔ اے آدم
کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھ کو کھانا
نہیں کھلایا۔ وہ جواب میں کہے گا اے پروردگار میں تجھ کو
تجھ کو کھلا سکتا تھا۔ تو تو دونوں جہان کا پالنے والا ہے۔
خداوند تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ
سے پانی مانگا تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ تجھ کو معلوم نہیں اگر
تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھ کو اس کے پاس پاتا۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے بدن
کی کسی چیز کی شکایت کرتا یعنی درد یا بیماری وغیرہ کی۔ یا اس کے
جسم میں زخم یا پھوڑا ہوتا تو رسول اللہ صلعم اپنی انگلی اٹھا کر
فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی
سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا یعنی برکت حاصل کرتا ہوں میں خدا

تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا
يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض آدمیوں کے تھوک
دہن سے آلودہ ہے شفا دیا بعد نے ہمارا بیمار ہمارے پروردگار
کے حکم سے رسول کا قاعدہ تھا کہ بعاب دہن سے انگشت شہادت
کو آلودہ کر کے زمین پر رکھتے اور اس پر مٹی کو اٹھا کر بیمار
کے درد کی جگہ پر یا زخم پر کہتے اور یہ دعا فرماتے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ۵
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ
يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى
عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى
يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا
صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ
حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ
فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ

حضرت علیؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے
سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بیمار
پرسی کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت و
مغفرت کی دعا کرتے ہیں شام تک اور جو عیادت کرتا ہے
شام کے وقت تو اس کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے
ہیں ستر ہزار فرشتے صبح تک اور جنت میں اس کے لیے
ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

ترمذی ابوداؤد

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ۱۰
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهُ
فِي اَجَلِهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا
وَيُطَيِّبُ بِنَفْسِ الْمَرِيْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابو سعید کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ۱۱
صلعم نے کہ جب تم بیمار کی عیادت کو جاؤ تو اس کو تسلی دو اس
کے رنج و غم کو دور کرو یہ تسلی اگرچہ حکم الٰہی کو نہیں لوٹاتی لیکن مریض کے دل کو
ضرور خوش کر دیتی ہے

ترمذی ابن ماجہ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ ۱۲
يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلعم
کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو نبی صلعم اس
کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر اس
نے فرمایا اسلام قبول کر لے۔ لڑکے نے باپ کی طرف

فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

دیکھا جو اس کے قریب ہی بیٹھا تھا۔ اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم (یعنی نبی صلعم) کی اطاعت کر یعنی جو کچھ انھوں نے کہا ہے اس کو قبول کر۔ چنانچہ لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلعم وہاں سے واپس ہوئے تو صحابہؓ سے فرمایا۔ اس خداوند بزرگ و برتر کو ہر قسم کی تعریف سزاوار ہے۔ جس نے اس لڑکے کو دوزخ سے نجات دی۔ (بخاری)

۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَزَلْ یَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰی یَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِیْهَا

رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے۔ وہ رحمت کے دریا میں داخل رہتا ہے۔ اور جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت کے دریا میں ڈوب جاتا ہے (احمد و مالک)

۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مردوں کو برا نہ کہو۔ اس لئے کہ جو کچھ انھوں نے کیا تھا وہ اس کی سزا و جزا کو پہنچ چکے۔ (بخاری)

۱۴ وَعَنْ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مِسْكِیْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلعم نے پوچھا تم میں سے آج کون روزہ دار ہے ابوبکرؓ نے عرض کیا میں۔ پھر آپ نے پوچھا۔ تم میں سے آج کون جنازے کے ساتھ گیا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں۔ پھر آپ نے پوچھا۔ تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ پھر آپ نے پوچھا تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ اَمْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ میں نے۔ آپ نے فرمایا۔ جس شخص میں یہ باتیں جمع ہو جائیں۔ وہ جنت میں جائے گا۔ (مسلم)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ ۱۵

حضرت جابرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔ اور یہ امر بھی نیکی میں داخل ہے کہ اپنے چہرہ کو بشاش بنا کر اپنے بھائی سے ملاقات کرے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی بھر دے۔ (احمد و ترمذی)

وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۱۶

حضرت براءؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص کسی کو دودھ پینے کے لئے دودھ کا جانور دے یا از راہ نقد قرض دے۔ یا کسی کوچہ میں کسی کو راہ بتلائے۔ اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانُ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ بْنُ مَاجَةَ ۱۷

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم جب کسی نکاح کرنے والے کے لئے دعا کرتے تو یہ فرماتے بارک اللہ لک وبارک علیکما وجمع بینکما فی خیر یعنی خداوند تعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تم دونوں میاں بیوی کو برکت دے اور جمع کرے تم دونوں میں بھلائی کو۔ (احمد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۱۸

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم میں سے راستہ کی بابت اختلاف ہو تو راستہ کا عرض چودہ ہاتھ رکھو (مسلم)

Marfat.com

۱۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ فَلْیَاْکُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا یَسْاَلْ وَلْیَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا یَسْاَلْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا یُطْعِمُهٗ وَلَا یُسْقِیْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جب کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے ہاں جائے تو اس کا کھانا کھالے اور پانی پی لے اور نہ پوچھے کہ اس کا کھانا اور پانی کہاں سے آتا ہے اور کیوں کر آتا ہے۔

(بیہقی)

۲۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِیَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِیْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْکَبُوْهَا صَالِحَةً وَدَعُوْهَا صَالِحَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

حضرت سہل بن حنظلیہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک اونٹ کو ملاحظہ فرمایا جس کی پشت پیٹ سے لگ گئی تھی یعنی وہ بہت بھوکا پیاسا تھا اور اس سے کام زیادہ لیا جاتا تھا جس سے وہ کمزور اور دبلا ہو گیا تھا آپ نے فرمایا ان بے زبان چارپایوں پر رحم کرو اور خدا سے ڈرو ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جبکہ وہ سواری کے قابل یعنی توانا و تندرست ہوں اور چھوڑ دو ان کو اس حال میں کہ زیادہ تھکے ہوں اور اچھے حال میں نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

۲۱ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ کَانُوْا یُسَافِرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰی حَبْلٍ مَعَهٗ فَاَخَذَهٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن ابی لیلیٰؒ کہتے ہیں کہ حضور محمد صلعم کے صحابہؓ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے صحابہؓ آپ کے ساتھ رات کو سفر کیا کرتے تھے ایک روز ایک شخص سو رہا تھا کہ ایک شخص اٹھا اور سونے والے کے قریب جاکر اس کے قریب جو رسی پڑی تھی۔ اس کو اٹھا لیا سونے والا اس سے ڈر گیا۔ رسول اللہ صلعم

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔ (ابو داؤد)

مہمان نوازی کا بیان

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِیْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۲ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے اور ایک روایت میں ہمسایہ کی بجائے یہ الفاظ ہیں جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے یعنی رشتہ داروں کے ساتھ سلوک و احسان کرے۔
(بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحَرِّجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۳ حضرت ابی شریح کعبیؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور خاطر و مدارت کا زمانہ ایک دن اور ایک رات ہے یعنی تکلفات اور احسان کا اور مہمان کی ضیافت کی مدت تین دن اور تین رات ہے اور اس کے بعد کی مہمان نوازی صدقہ اور خیرات ہے اور مہمان کو چاہئے کہ وہ اپنے میزبان کے ہاں زیادہ عرصہ تک نہ ٹھہرے کہ وہ تنگ آ جائے
(بخاری و مسلم)

۲۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَخْرَجَنِیَ الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِیْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْیَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاةِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ دن کو یا رات کے وقت رسول اللہ صلعم گھر سے نکلے ناگہاں ابوبکرؓ و عمرؓ آپؐ کو مل گئے۔ آپؐ نے دریافت کیا کس چیز نے گھر سے باہر نکالا انھوں نے کہا بھوک نے۔ آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ مجھ کو بھی اسی چیز نے گھر سے باہر نکالا ہے جس نے تم کو۔ چلو۔ چنانچہ دونوں آپؐ کے ساتھ ہو لئے اور ایک انصاری کے گھر پہنچے وہ اس وقت گھر میں موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے آپؐ کو دیکھ کر کہا مَرْحَبًا وَاَهْلًا یعنی خوب آئے اور اپنے گھر میں آئے رسول اللہ صلعم نے اس سے پوچھا فلاں شخص کہاں ہے یعنی اس کا شوہر۔ اس نے کہا ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گیا ہے اتنے میں وہ انصاری بھی آگیا اور رسول اللہ صلعم اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھکر کہا خدا کا شکر ہے آج کے دن بزرگ مہمانوں کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ شخص اپنے مہمانوں کو باغ میں لے گیا اور کھجوروں کا ایک خوشہ لاکر پیش کیا۔ جس میں نیم پختہ پختہ اور تازہ اور خشک کھجوریں تھیں اور عرض کیا اس میں سے تناول فرمایئے۔ پھر چھری کو لیا اور بکری کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا رسول اللہ صلعم نے اس سے فرمایا دودھ کی بکری ذبح نہ کرنا۔ چنانچہ اس نے مہمانوں

Marfat.com

وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَابِ الْوَلِيْمَةِ

کے لئے بکری ذبح کی۔ مختصر یہ کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے بکری کا گوشت اور کھجور کا خوشہ کھایا۔ اور پانی پیا جب سب کا پیٹ بھر گیا تو رسول اللہ صلعم نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کی بابت پوچھا جائے گا۔ بھوک نے تم کو تمہارے گھر سے نکالا اور گھر کو واپس نہ ہوئے تھے کہ خداوند تعالیٰ نے یہ نعمتیں مرحمت فرمائیں (مسلم)، ولیمہ کے باب میں ابومسعود کی حدیث کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بیان کی جا چکی ہے۔

وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَفَاُقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی الاحوص جشمیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اگر میں کسی شخص کے ہاں جاکر مہمان ہوں اور وہ میری مہمان داری نہ کرے اور وہ میری ضیافت کا حق ادا نہ کرے پھر وہ شخص میرے ہاں آکر مہمان ہو تو کیا میں اس کی مہمان داری کروں یا اس سے بدلہ لوں۔ آپ نے فرمایا اس کی مہمانی کرو۔ (ترمذی)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا

حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک ایسا پیالہ تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے یعنی بھرے ہوئے پیالے کو۔ خالی پیالہ ہی اتنا بڑا اور بھاری تھا۔ اس کا نام غرا تھا۔ جب چاشت کا وقت ہوتا اور لوگ چاشت کی نماز

Marfat.com

فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجُلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذُرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

پڑھ لیتے تو اس پیالہ کو لایا جاتا اور اس میں ثرید تیار کیا جاتا اور اس کے گرد لوگ بیٹھ جاتے اور جب آدمیوں کی تعداد بڑھ جاتی تو رسول اللہ صلعم گھٹنوں پر بیٹھتے ایک روز ایک دیہاتی نے کہا آپ کی یہ نشست کیسی ہے یعنی اس طرح بیٹھنا آپ کے شایان شان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا خدا نے مجھ کو متواضع انسان بنایا ہے۔ سرکش و ضدی نہیں بنایا پھر آپ نے فرمایا اپنی اپنی ہمت سے کھاؤ درمیان میں اور اوپر کی جانب ہاتھ نہ ڈالو تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔ (ابوداؤد)

۲۷ وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

حضرت وحشیؓ بن حرب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے صحابہؓ نے ایک روز عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور ہمارا پیٹ نہیں بھرتا آپ نے فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو گے۔ عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا اپنے کھانے کو اکٹھے ہو کر کھایا کرو اور اس پر خدا کا نام لیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔

(ابوداؤد)

۲۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعْ يَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جب کہ دسترخوان بچھا دیا جائے تو کوئی شخص اس وقت تک اس پر سے نہ اٹھے جب تک دسترخوان بڑھا نہ دیا جائے۔ اور نہ اس وقت تک کھانے سے ہاتھ روکے جب تک لوگ فارغ

Marfat.com

الْقَوْمَ وَلْيُعْزِزْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ فَيَقْبِضُ يَدَهٗ وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ فِى الطَّعَامِ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

نہ ہو جائیں اگرچہ اس کا پیٹ بھر گیا ہو لیکن اگر کسی وجہ سے کھانے میں ساتھ نہ دے سکے تو معذرت کر کے علیحدہ ہو جائے۔ اس لئے کہ کھانے سے ہاتھ اٹھا لینے سے ہمنشیں شرمندہ ہوتا ہے اور خود بھی کھانے سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے۔ اور بہت ممکن ہے ابھی وہ بھوکا ہو۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ سب مل کر کھاؤ علیحدہ علیحدہ نہ کھاؤ اس لئے کہ جماعت میں برکت ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ) ۲۹

سلام کا بیان

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ان کی لمبائی ۶۰ گز کی تھی۔ ان کو پیدا کرنے کے بعد خدا نے ان سے فرمایا جاؤ اور اس جماعت کو سلام کرو اور وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی اور سنو وہ کیا جواب دیتے ہیں وہ جو جواب دے وہ تیرا اور تیری اولاد کا جواب ہے چنانچہ آدم علیہ السلام گئے اور فرشتوں کی جماعت کو مخاطب کر کے کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کے سلام کے جواب میں ورحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کہا۔ ۳۰

صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جنت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا اور اس کی لمبائی ۶۰ گز کی ہوگی اس کے بعد مخلوقات کی پیدائش برابر کم ہوتی رہی یعنی ان کا قد چھوٹا ہوتا رہا یہاں تک کہ اس مقدار کو پہنچا جو اب ہے (بخاری و مسلم)

۳۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتٌّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں (۱) جب کوئی مسلمان بیمار ہو اس کی عیادت کرنا (۲) جب کوئی مسلمان مرجائے اس کی تجہیز و تکفین اور نماز وغیرہ میں شریک ہونا (۳) کوئی مسلمان دعوت کرے اس کی دعوت کو قبول کرنا (۴) جب کوئی مسلمان ملے تو اس کو سلام کرنا (۵) جب کوئی مسلمان چھینکے تو اس کے جواب میں اگر وہ الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہنا (۶) حاضر و غائب مسلمان کی خیرخواہی کرنا۔ یہ حدیث مسلم و بخاری میں نہیں ہے۔ اور نہ حمیدی کی کتاب میں۔ البتہ جامع الاصول نے اس کو نقل کیا ہے اور نسائی کا حوالہ دیا ہے۔

۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اِفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم اس وقت تک بہشت میں داخل نہ ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ۔ اور اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا۔ جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا تم کو میں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو تمہارے درمیان محبت بڑھے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ سلام کو رواج دو یعنی آپس

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میں آشنا و نا آشناب کو سلام کرو (مسلم)

۳۳

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے سوار سلام کرے پیادہ چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا سلام کرے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی سلام کریں بہت سے آدمیوں کو (بخاری مسلم)

۳۴

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِيُّ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ چھوٹا (کمسن) سلام کرے بڑے کو اور چلنے والا سلام کرے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی سلام کریں بہت سے آدمیوں کو (بخاری)

۳۵

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔

(بیہقی)

اجازت حاصل کرنے کا بیان

عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بَعَثَ بِلَبَنٍ اَرْجِدَايَةٍ وَ صَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِيْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ

حضرت کلدہؓ بن حنبل کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہؓ نے میرے ہاتھ رسول اللہ صلعم کے پاس دودھ ہرن کا ایک بچہ اور ایک ککڑی بھیجی اس وقت رسول اللہ صلعم مکہ کی بلند جانب جس کو معلا کہتے ہیں قیام پذیر تھے میں آپ کی خدمت میں یونہی چلا گیا یعنی نہ تو سلام کیا اور نہ اجازت طلب کی نبی صلعم نے مجھ سے فرمایا واپس جا یعنی گھر سے باہر نکل کر دروازہ پر جا السلام علیکم کہہ اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کر (ترمذی

۳۶

۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاذَنُوْا لِمَنْ لَمْ یَبْدَأْ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص سلام سے ابتدا نہ کرے اس کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دو۔ (بیہقی)

مصافحہ اور معانقہ کا بیان

۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ وَعِنْدَہُ الْاَقْرَعُ ابْنِ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِیْ عَشَرَۃً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْھُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اٰخِرَ کِتَابٍ فِیْ بَابِ مَنَاقِبِ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اُمِّ ھَانِیٍ فِیْ بَابِ الْاَمَانِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حسنؓ بن علیؓ کا بوسہ لیا اس وقت آپؐ کے پاس اقرع بن حابسؓ بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے آپؐ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ صلعم نے ان کی طرف دیکھکر فرمایا جو شخص (اولاد یا مخلوق خدا پر) مہربانی اور شفقت نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ یعنی اللہ اس پر رحم نہیں کرتا (بخاری و مسلم) اور عنقریب ابوہریرہؓ کی حدیث ثم لکیع الخ مناقب اہل بیت کے باب میں بیان کریں گے اور اُم ہانی کی حدیث باب الامان میں ذکر کی گئی ہے۔

۳۹ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب دو مسلمان

Marfat.com

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا

ملیں باہم مصافحہ کریں خدا کی حمد کریں اور بخشش چاہیں تو ان کو بخش دیا جاتا ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِیْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُهٗ عُرْیَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

۴۰ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ صلعم سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے نبی صلعم اس وقت میرے گھر میں تشریف فرما تھے انھوں نے دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلعم صرف تہہ بند باندھے برہنہ جسم چادر کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لے گئے قسم ہے خدا کی میں نے اس سے پہلے کبھی اور نہ اس کے بعد آپ کو برہنہ دیکھا آپ نے جوشِ محبت سے زید کو گلے لگا لیا اور بوسہ دیا۔ (ترمذی)

وَعَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَیْنَمَا هُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِیْهِ مِزَاحٌ بَیْنَا یُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِیْ قَالَ اَصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَیْكَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلَیَّ قَمِیْصٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِیْصِهٖ فَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ كَشْحَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتَّ هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

۴۱ حضرت اسید بن حضیر انصاری سے روایت ہے کہ وہ ایک روز اپنی قوم سے باتیں کر رہے تھے اور چونکہ ان کے مزاج میں خوش طبعی تھی اس لئے قوم ان کی باتوں سے ہنس رہی تھی۔ وہ اپنی باتوں سے قوم کو ہنسا رہے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے ان کے پہلو میں ایک لکڑی سے ٹھوکا دیا انھوں نے رسول اللہ صلعم سے کہا مجھ کو ٹھوکا دینے کا بدلہ دیجئے آپ نے فرمایا بدلہ لے لو انھوں نے کہا آپ کے جسم پر کرتا ہے اور میں ننگا تھا نبی صلعم نے اپنی قمیص اٹھا دی اسیدؓ آپ کے پہلو سے لپٹ گئے اور پہلو پر بوسہ دینے شروع کر دیئے اور پھر کہا یا رسول اللہ میں دنیا میں یہ چاہتا تھا یعنی بدن مبارک پر بوسہ دینا۔ (ابو داؤد)

وَعَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَبْتَدِرُ رَوَاحِلَنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

حضرت زارعؓ جو عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُترے اور ہم نے رسول اللہ صلعم کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

۴۲ وَعَنْ عَطَاءِ نِ الْخُرَاسَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوْا يَذْهَبُ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا

حضرت عطاء خراسانی کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے مصافحہ کیا کرو اس سے بغض کینہ دور ہو جاتا ہے اور ہدیہ و تحفہ بھیجا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے اور دشمنی جاتی رہتی ہے۔ (مالک)

۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے دو بیٹھے ہوئے آدمی کے درمیان جدائی ڈالنا یعنی ان کے درمیان گھس کر بیٹھ جانا جائز نہیں ہے مگر جب کہ وہ اجازت دے دیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم ہمارے ساتھ بیٹھ کر مسجد میں باتیں کیا کرتے تھے جب آپؐ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ آپؐ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر میں داخل نہ ہو جاتے۔ (بیہقی)

۴۶ وَعَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ

حضرت واثلہ بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا آپؐ اپنی جگہ سے ذرا ہٹ گئے اور اس سے

Marfat.com

فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَّتَزَحْزَحَ لَهٗ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ

خالی جگہ کردی۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ جگہ کافی ہے اور کشادہ ہے۔ آپ نے فرمایا ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ کسی مسلمان کو آتا دیکھے تو اس کے لئے اپنی جگہ سے حرکت کرے اور جگہ نکالے۔

(بیہقی)

چھینکنے اور جمائی لینے کا بیان

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ وَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی موسیٰؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہہ کر اس کو جواب دو اور جو شخص چھینک کر الحمد للہ نہ کہے اس کو جواب نہ دو۔ (مسلم)

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی سعیدؓ خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جب کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اس لئے کہ شیطان منہ کو کھلا ہوا پاتا ہے تو اس میں گھس جاتا ہے۔

(مسلم)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَمَّتَ اَخَاكَ ثَلٰثًا فَاِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اِنَّهٗ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ تین بار اپنے مسلمان بھائی کی چھینک کا جواب دے۔ اس سے زیادہ چھینکیں آئیں تو پھر وہ زکام ہے۔

(ابو داؤد)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ تُوْفُوْنَ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ تم جملہ امتوں میں آدھی کا کردار ہو

Marfat.com

مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ
تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ
مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ
فَاِنَّ الْفَمَ وَالْفَرْجُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

سی چیز داخل کرتی ہے۔ وہ چیز اللہ سے ڈرنا
اور حسن خلق ہے اور تم جانتے ہو دوزخ میں
لوگوں کو اکثر کون سی چیز لے جاتی ہے۔ وہ دو
چیزیں ہیں منہ اور شرمگاہ
(ترمذی۔ ابن ماجہ)

وعدہ کا بیان

۵۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٍ فَحَثٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسَمِائَةٍ قَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اوّل کے پاس علاء حضرمیؓ (عامل) کے ہاں سے مال آیا تو حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں سے کہا جس شخص کا رسول اللہ صلعم پر قرض ہو یا کسی سے آپؐ نے کچھ وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے۔ جابر کا بیان ہے کہ میں نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپؐ مجھ کو اتنا اور اتنا مرحمت فرمائیں گے یعنی تین بار دونوں ہاتھ بھر کر جابرؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھ کو ایک لپ بھر کر زر نقد دیا شمار کیا تو پانچ سو تھے پھر فرمایا پانسو پانسو دو مرتبہ اور گن لو۔ (بخاری و مسلم)

۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهٗ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِيَهٗ بِهَا فِيْ مَكَانِهٖ

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کو نبیؐ ہونے سے پہلے میں آپؐ سے ایک چیز خریدی تھی جس کی کچھ قیمت ادا کرنے سے باقی رہ گئی تھی۔ میں نے آپؐ

Marfat.com

فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَإِذَا هُوَ فِيْ مَكَانِهٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ أَنْتَظِرُكَ

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

وعدہ کیا تھا کہ میں بقیہ قیمت لیکر آپ کی جگہ پر حاضر ہونگا میں اس وعدہ کو بھول گیا تیسرے دن مجھ کو یہ بات یاد آئی کہ میں بقیہ قیمت لیکر اسی جگہ پہنچا جہاں کا وعدہ کیا تھا میں نے دیکھا کہ آپ اسی جگہ بیٹھے ہیں مجھ کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ تو نے مجھ کو بڑی زحمت میں مبتلا کیا میں تین روز سے یہاں بیٹھا ہوا تیرا انتظار کر رہا ہوں (ابوداؤد)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ أَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ

۵۳ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو اسی طرح تقسیم کیا ہے جس طرح کہ تمہارے رزق کو تمہارے درمیان تقسیم کیا ہے اور خداوند تعالیٰ دنیا اس شخص کو عطا فرماتا ہے جس کو دوست رکھتا ہے اور اس شخص کو بھی جس کو دوست نہیں رکھتا یعنی دنیا کی مال و دولت خداوند تعالیٰ ہر شخص کو عطا فرماتا ہے خواہ وہ اس کا دوست ہو یا نہ ہو اور دین دولت اسی شخص کو عطا فرماتا ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دین عطا فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہو یعنی اس کا دل عقائد باطلہ سے پاک ہو اور زبان تصدیق و اقرار وحدانیت و رسالت کرتا ہو یا کہ بندہ کا ظاہر و باطن یکساں ہو اور بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے محفوظ و مامون نہ ہوں)

Marfat.com

جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے یعنی ترک ملاقات، انقطاع دوستی اور عیب جوئی کا بیان

۵۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر بندہ کی بخشش کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو اور وہ شخص اس بخشش سے محروم رہ جاتے ہیں جو کسی مسلمان سے کینہ اور عداوت رکھتے ہیں اور فرشتوں سے کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو دو دن کی مہلت دیدو کہ وہ آپس میں صلح کرلیں۔ (مسلم)

۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُتْرُکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم فرمایا ہے ہفتہ میں بندوں کے اعمال دو مرتبہ یعنی اور جمعرات کے دن خداوند تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور ہر مومن بندہ کی بخشش کی جاتی ہے۔ مگر اس بندہ کو نہیں بخشا جاتا جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے عداوت رکھتا ہو اس کی نسبت کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کو دو دن کی مہلت دو کہ وہ آپس میں صلح کرلیں۔ (مسلم)

۵۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم فرمایا ہے کسی مسلمان کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض اور اس سے ملاقات نہ کرے جو شخص تین دن سے زیادہ ناراض رہا اور اس عرصہ میں مرگیا تو دوزخ میں جائے گا۔ (احمد۔ داؤد)

اِنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
فِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي
لَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى
لْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلٰى مَا سِوَاهُ
وَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ
عَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ
اِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ
لرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا
زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ
لَّا شَانَهٗ

۵۷ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا بے خداوند تعالیٰ مہربان ہے۔ نرمی و مہربانی کو پسند کرتا ہے اور نرمی و مہربانی پر وہ چیز عطا فرماتا ہے جو درستی و سختی پر عطا نہیں فرماتا نہ اور کسی چیز پر نرمی و مہربانی کے سوا چیزوں میں سے (مسلم) اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے عائشہؓ سے فرمایا نرمی کو اپنے اوپر لازم سمجھو سختی و درشتی اور بے حیائی سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے وہ نرمی اس کی زینت کا باعث ہوتی ہے۔ اور جس چیز میں سے نرمی نکال لی جاتی ہے وہ عیب دار ہوتی ہے۔

وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَيَآءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ
وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۸ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ حیا بھلائی اور نیکی کے سوا کوئی بات پیدا نہیں کرتی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حیا کی تمام اقسام بہتر ہیں۔
(بخاری و مسلم)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا
اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ
الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ
مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۹ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے انبیاء سابقین کے کلام میں سے جو بات لوگوں نے پائی ہے یعنی ایسی بات جس میں تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے یا جس کا حکم اب تک باقی ہے یہ بات ہے کہ جب تو نے شرم کو اٹھا کر رکھ دیا تو اب جو تیرا دل چاہے کر (بخاری)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۶۰ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

صلعم نے فرمایا ہے۔ تم میں سے مجھ کو وہ شخص بہت پیارا ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔ (بخاری)

۶۰ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيْظُ اَلْفَظَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ نُسْخَةِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِيْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِيُّ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ

حضرت حارثہ بن وہبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت میں بدخلق۔ بدخو اور سخت گو آدمی داخل نہ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

۶۲ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ میں حسن اخلاق کو پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (موطا۔ احمد)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا

حضرت ابن عباسؓ خداوند تعالیٰ کے ارشاد اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ تو برائی کو بھلائی سے دفع کر کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ غصہ کے وقت صبر کرنا اور برائی کے وقت معاف کرنا اس سے مراد ہے پھر جب غصہ اور برائی کے وقت لوگ صبر کرتے اور معاف کر دیتے ہیں تو خداوند کریم ان کو مخلوقات اور نفس کی آفتوں سے محفوظ رکھتا اور دشمنوں کو ان کے لئے پست و خوار کر دیتا ہے گویا کہ وہ قریبی دوست ہے (بخاری)

جلد اوّل ختم شد

535 S 38 - 556

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ

کامل اسمِ حقانی

(جلد اوّل)

تصنیف و تالیف

پیر میر عزیز اللہ حقانی

ھدیہ ——— ۱۰ روپے

تبلیغ فنڈ ایک روپیہ

غارِ نور محمد پہاڑ۔ لانڈھی۔ کراچی نمبر ۲۲

(مطبوعہ جاوید پریس کراچی)

Marfat.com